چار فتنے

سینما، ریڈیو، ٹیلی ویژن، بے پردگی

مع ارشادات

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

مُرتب

صوفی جلال الدین صدیقی کیرانوی

مکتبہ رحمانیہ چھتورا باندہ یوپی

نصیر بکڈپو بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

عبدالغفار

چار فتنے

سینما، ریڈیو، ٹیلی ویژن، بے پردگی

مع ارشادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

پسند فرمودہ

سیدی و مرشدی حضرت اقدس الحاج مولانا افتخار الحسن صاحب دامت برکاتہم کاندھلوی

مکتبہ رحمانیہ ھتورا باندہ یوپی

نصیر بکڈپو بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

Phone No 5743312

چار فتنے

ٹیلی ویژن، سینما، اور ریڈیو، بے پردگی
ہیں سرِ محشر یہ فتنے باعثِ شرمندگی
چار فتنے ہیں یہ مہلک ان سے بچنا چاہیے
ورنہ ہو جائے گی انساں کی اجیرن زندگی
بے حیائی عام ہے، دنیا میں ان سے آج کل
چھن گئی ہے اب بشر کی راحت و آسودگی
کس طرح سے آج انساں کو ظفر مندی ملے
ہے ملوّث آج ان فتنوں میں اس کی زندگی

——— ظفر جنکپوری قاسمی

محمد لطفی

ارشادِ عالی

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی مدظلہٗ

آج کل ہمارے دوکاندار حضرات ریڈیو ٹیلی ویژن کو آمدنی کی زیادتی کا سبب سمجھتے ہیں حالانکہ دن بھر جتنے لوگ اس دوکان پر گانے اور عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا الگ الگ گناہ کرتے ہیں وہ سب جمع کر کے اس دوکاندار کی گردن پر جب ڈالا جائے گا تب اس کو اپنی آمدنی کا حال معلوم ہوگا زبان سے کہتے ہیں کہ رزق خدا دیتا ہے اور پھر گناہ کر کے خدا کی ناراضگی سے رزق بڑھا رہے ہیں۔ (مجالس الابرار ص۷۵)

نمونۂ اسلاف

حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندہ، مدظلہٗ

جب بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئی اور انھوں نے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کیا توبہ واستغفار کیا گناہوں پر نادم ہوتے آئندہ کے لیے عہد کیا کہ ہم گناہ نہیں کریں گے تو اللہ پاک نے غیب سے مدد فرمائی آج دروازہ بند نہیں ہوگیا لیکن افسوس جو کچھ ہم کو کرنا چاہیئے وہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں دن رات نافرمانی کے کام ہو رہے ہیں (ٹی وی۔ سینما۔ ریڈیو۔ بے پردگی سب عام ہیں) جب سے ٹی وی کا رواج ہوا ہے اس وقت سے خدا سے غفلت اور زیادہ ہوگئی۔ خدا سے تعلق رکھنے والے ذلیل وخوار نہیں ہوتے کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو ہم مٹا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں ہم خود مٹ رہے ہیں۔ میرے بھائیو! خدا کے یہاں فیصلہ اعمال پر ہوتا ہے اچھے اعمال پر اچھا نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ خدا کی نصرت ہوتی ہے۔ برے اعمال پر برا نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ خدا کی نصرت نہیں ہوتی (ماخوذ مسلمانوں سے مخلصانہ اپیل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورے عالم کے لئے ہادی اور رحمت بنا کر بھیجا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ارشادِ عالی ہے۔

بَعَثَنِی رَبِّی وَھُدًی وَرَحْمَۃً لِلْعَالَمِینَ (مسند احمد و مسند ابو داؤد طیالسی) رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پورے عالمِ انسان پر جو شفقتیں اور احسانات فرمائے ہیں جسکو ذرّہ برابر بھی عقل ملی ہے خواہ کسی بھی مذہب وملّت سے تعلق رکھتا ہو۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کی اصلاح کے لئے جو کوشش فرمائی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اُمّتِ اجابت (محمدیہ) پر تو اس قدر محنت فرمائی جس کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایک حدیثِ پاک میں آتا ہے ارشاد فرمایا کہ میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شخص نے آگ روشن کی اور برسات کے پروانے اس آگ میں گرنے شروع ہوئے اور وہ ان کو ہٹا رہا ہے اڑا رہا ہے اور پھر بھی ان میں سے بہت سے آگ میں گر کر جل رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمھاری گولیں پکڑ کر تمہیں روک رہا ہوں مگر تم میرے پر غالب آ رہے ہو۔ اور نافرمانی کر کے جہنّم میں گر رہے ہو۔ او کما قال علیہ السلام

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً نقل فرمایا۔

عن علی رض رفعہ :۔

کیف بکم اذا فسق فتیانکم وطغی نساءکم قالوا ! یارسول اللہ وان ذالک لکائن قال نعم واشد کیف بکم اذا لم تامروا بالمعروف ولا تنھوا عن المنکر قالوا یارسول اللہ وان ذالک لکائن ؟ قال نعم واشد کیف بکم اذا امرتم بالمنکر ونھیتم عن المعروف قالوا یارسول اللہ وان ذالک لکائن ؟ قال نعم واشد کیف بکم اذا رئیتم المعروف منکراً والمنکر معروفاً

(رزین)

ترجمہ:۔ حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ جنابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا جنابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

کیا حال ہو گا تمہارا اس وقت، جب تمہاری کنواری لڑکیاں فاسق اور تمہاری عورتیں گمراہ ہو جائیں گی۔ صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ ہو گا، فرمایا ہاں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ کیا حال ہو گا تمہارا اسوقت، جب کہ اچھی باتوں کا حکم نہ دو گے اور بری باتوں سے نہ روکو گے، صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ بھی ہو گا۔ فرمایا ہاں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ کیا حال ہو گا تمہارا اس وقت جب تم بری باتوں کا حکم دو گے اور اچھی باتوں سے منع کرو گے، صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ ہو گا، فرمایا ہاں بلکہ اس سے بڑھ کر۔ کیا حال ہو گا تمہارا اس وقت جب صحیح باتوں کو غلط اور برا سمجھو گے اور بری باتوں کو صحیح خیال کرو گے۔ ، (انتھیٰ ترجمہ الحدیث)

مگر یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جن جن منکرات سے مخبرِ صادق جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی اہمیت کے ساتھ روکا تھا اور ان کے ظاہر ہونے پر طرح طرح کے عذاب کی خبریں دیں تھیں وہی چیز ہم .... میں اتنا ہی نہیں کہ بڑھتی جا رہی ہے۔ رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد عالی ہے۔ یکون فی ھذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقیل متی ذالک یارسول اللہ قال اذا ظہرت القینات والمعازف والستحلت الخمرۃ یعنی اس امت میں زمینیں دھنسائی جائیں گی۔ اور صورتیں بدل دی جائیں گی اور آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ کب ہو گا تو ارشاد فرمایا کہ جب گانے والی عورتیں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں اور شراب کو حلال سمجھا جانے لگے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قال یمسخ قوم من امتی فی آخر زمان قردۃ وخنازیر قالوا یارسول اللہ امسلمون ھم قال نعم یشھدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ویصومون قالوا فما بالھم

یا رسول اللہ قال اتخذوا المعازف والقیان والدفوف وشربوا
ھذہ الاشربۃ فبیاتوا علیٰ شرابھم ولھوھم فاصبحوا وقد مسخوا
رواہ مسند ابنِ حبان۔ یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری
امت میں ایک جماعت کو بندر اور سور بنا دیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا، کیا وہ مسلمان
ہوں گے۔ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کیا، کیا وجہ ہوگی، ارشاد فرمایا کہ ان کے شراب پینے
اور گانے والی عورتیں رکھنے پر۔ غرض یہ کہ جن منکرات پر سخت سے سخت عذابوں کی خبریں
دی گئی تھیں وہ منکرات ہماری عادتِ ثانیہ بن گئی۔ ابھی دو ماہ قبل ایشیا کے بڑے حصّہ
میں ہندوستان کے شمال سلسلۂ کوہ میں زلزلہ آیا جس سے بہت زیادہ جانی ومالی نقصان
ہوا ہے اور اس سے قبل ایران ودنیا کے مختلف ملکوں میں شدید زلزلے آچکے ہیں۔
جب بھی منکرات کی زیادتی زناکی، کثرت گانے بجانے اور فواحش کی زیادتی ہوئی تو
حق تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کے طور پر عذاب آیا۔ مختصر طور پر چند زلزلوں کا ذکر جو اس
امت کے علاقوں میں آچکے ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور علماء راسخین کے فتویٰ نقل
کئے جاتے ہیں تاکہ ہم ان منکرات سے توبہ کریں اور برائیوں سے باز آئیں۔

(صفحہ ۳۲ دیکھئے)

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

مسواک

مسواک کی فضیلت واہمیت میں بکثرت احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر امت پر دشوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز
کے لئے مسواک کو واجب قرار دیتا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور موجب رضائے حق سبحانہٗ وتعالیٰ و
تقدس ہے (بخاری) اور فرمایا جب بھی جبریل علیہ السلام آئے تو انھوں نے مجھے مسواک
کرنے کے لئے ضرور کہا ہے۔ (ماخوذ از اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

سینما

ایک زمانہ تھا کہ گانا، بجانا، ناچنا اور منہ کھول کر غیروں کے سامنے بیٹھنا عورتوں کے لئے عیب سمجھا جاتا تھا۔ اونچے طبقے کے لوگ تو کیا ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی اس کو بے حیائی اور انتہائی ذلت سمجھتے تھے۔ کیا کسی کی شرم وغیرت اس کی اجازت دے سکتی تھی کہ اس کی بہو بیٹی خود غیروں کے سامنے ناچے اور گائے کیا یہ ممکن تھا کہ خود اپنی عورتوں کو ساتھ لے کر کسی ایسے مجمع میں شریک اور ان کے سامنے بے پردہ بٹھا دے۔ لیکن آج ہر شہر میں ایک نہیں کئی کئی سینما ہیں اور کئی کئی شو ہوتے ہیں اور عورتوں اور مردوں کے غول کے غول نظر آتے ہیں۔ شریف زادیاں خود "ایکٹریس" کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ گندے اور فحش قصوں کی اداکاری میں اجنبی مردوں کے ساتھ نہایت بے باکی سے حصہ لیتی ہیں۔ شرم وحیا ان پر روتی ہے۔ مگر ان کے سامنے بڑے بڑے گروہ مردوں اور عورتوں کے بیٹھے ہوئے خوب قہقہے لگا کر ان کو داد دیتے ہیں اور خود اپنی تہذیب کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ ہائے افسوس کیا ہوا ہماری عقل کہاں گئی؟ مالدار اور غریب سب اس بلا میں مبتلا ہیں۔ سینما دیکھنا ان کی ضروریات میں داخل ہو گیا ہے کیا یہ فخر کی بات ہے کہ اپنی بہو بیٹیوں کو ساتھ لے کر تماشہ دیکھا جائے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ میں گانے اور بجانے کے مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ مگر ہم آپ کے امتی ہیں مسلمان ہونے کے مدعی ہیں اور خود سینما اور فلمیں بناتے ہیں اور گانے بجانے کو آرٹ اور تہذیب سمجھ کر اس پر فخر کرتے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔

ریڈیو

دنیا کی تباہی کے لئے سینما ہی کافی تھا کہ اب ریڈیو نے اس میں اور اضافہ کر دیا جس سے شہر قصبہ گاؤں گلی اور کوچہ بلکہ گھر گھر پر گانے اور بجانے کی لعنت مسلط ہو گئی رات اور دن یہی شغل ہے، خوب سمجھ لیجئے گانا اور بجانا اور اس کا سننا جس طرح بلا ریڈیو کے حرام ہے ایسے ہی ریڈیو پر بھی حرام ہے۔ ریڈیو سے آپ کوئی اچھا کام لیجئے، خبریں سنئے، پیام دیجئے مگر اپنے گھروں کو ناچ گھر نہ بنائیے اگر سینما اور گھر گھر ریڈیو کے بلاجے گاجے کا یہی سلسلہ رہا تو

بہت جلد دنیا تباہی اور بربادی کا منہ دیکھے گی۔ لندن، پیرس اور جن ملکوں اور شہروں نے اس میں ترقی کی تھی خدا نے ان پر اپنا قہر نازل کیا ان کا تماشہ جنگ کے زمانہ میں دیکھ چکے ہو۔ وہ شہر تباہ ہوگئے وہ گھر برباد ہوگئے۔ خدارا آپ اپنے ملک، اپنی قوم اور اپنے گھر کو بربادی سے بچائیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب گانے والیوں کی کثرت ہو جائے ہر جگہ باجے اور گاجے کا ظہور ہو جائے، شراب خوب پی جائے اور اپنے بزرگوں پر لعنت کی جائے تو اس وقت سُرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنے، صورتوں کے مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے کا انتظار کرو۔ آپ خود بھی ان چیزوں سے بچئے اور دوسروں کو بھی بچانے کی فکر کیجئے۔

(اختر بہشتی زیور حصہ ۱۰ صہ ۶۱)

اضافہ حضرت مولانا سعید احمد صاحب

۱۲ ذی قعدہ ۱۳۶۹ھ

ٹی وی کے منافع اور قبائح

از فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی زید مجدہم

شہر آگرہ میں آج کل ٹیلی ویژن کا مسئلہ موضوع سخن بنا ہوا ہے۔

زید کہتا ہے کہ ٹیلی ویژن مسلمانوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں حیوانات کے فوٹو آتے ہیں اور فوٹو کے متعلق احادیث میں ممانعت آئی ہے۔ دوسری یہ وجہ ہے کہ ٹی وی پر اکثر فلم بھی دکھائی جاتی ہے۔ فلم میں عورتیں بے پردہ و برہنہ دکھائی جاتی ہیں جبکہ نامحرم کو دیکھنا گناہ ہے اسی طرح ہر ٹیلی ویژن دیکھنے والا مرتکب گناہ ہوتا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ٹی وی پر کھیل وغیرہ پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ ٹی وی

دیکھنے والا پروگراموں کا اس قدر دلدادہ اور گرویدہ ہوجاتا ہے کہ دین دنیا کے ضروری کام بھی ٹی وی دیکھنے کے شوق میں ترک کردیتا ہے۔ اس طرح ٹی وی اضاعت وقت کا بھی سبب بن جاتا ہے۔

اس خیال کے برعکس بکر کہتا ہے کہ ٹی وی دیکھنا جائز ہے اور ٹی وی مسلمانوں کو خریدنا چاہیئے۔ بوجوہ ذیل۔

ع۱ ٹی وی پر جو تصویر آتی ہے وہ حقیقت میں عکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں آدمی کی شکل دلیل اس کی یہ ہے کہ ٹی وی کا فوٹو چند منٹ میں محو ہوجاتا ہے۔

ع۲ مکہ مکرمہ سے حج کا پروگرام ٹی وی پر آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حرم سے ٹی وی کی نشر و اشاعت .... بعد اجازت علمار حرمین ہی ہوگی۔ اور یہ امر یقینی ہے کہ علمار حرمین کتاب و سنت کے خلاف کسی بات کا فتویٰ نہیں دیں گے۔

ع۳ ٹی وی میں اصالۃً جائز پروگرام دیکھنے کا قصد ہو اور ضمناً تصاویر حیوانات و عورت کی آجائے تو مضائقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لیئے کہ آج کل بازاروں میں سڑکوں پر کثرت سے نامحرم کو دیکھنا لازم آتا ہے اور کسی کو اس سے مفر نہیں۔

ع۴ ٹی وی دیکھنے سے معلومات میں کافی اضافہ ہوجاتا ہے۔ چاند کا سفر، سائنس کی باتیں جدید تحقیقات، راکٹ داغا ہے، کارخانوں کی پیداوار، ہڑتالوں کے اسباب، انسانی زندگی میں ترقی کی شکلیں اور اقبال، ادبار کے اسباب ٹی وی میں دکھائے جاتے ہیں جس کو دیکھ کر بڑے بڑے مصائب سے انسان بچ سکتا ہے اور ترقی سے جلد ہمکنار ہوجاتا ہے۔

ع۵ جن گھروں میں ٹی وی لگی ہے ان گھروں کے بچے ہوشیار، زیرک ہوکر زندگی کی دوڑ میں آگے ہوجاتے ہیں اور بغیر ٹی وی والے گھروں کے بچے کم ہوشیار ترقی کی بہت سی باتوں سے ناواقف رہ جاتے ہیں۔

ع۶ مجھے امید ہے کہ علمار کرام مستقبل قریب میں ٹی وی کے جواز پر عمومی فتویٰ دے دیں گے اگرچہ اس قسم کی نئی چیز کے ایجاد کے وقت ابتداءً بڑے شد و مد سے علمار حضرات استعمال سے منع کرتے ہیں پھر بعد میں جواز کا فتویٰ صادر فرما

دیتے ہیں۔ شروع میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر علماء بڑے سخت تھے۔ استعمال کو حرام بتاتے تھے بعد میں عام ہو گئے حتیٰ کہ مفتیانِ کرام کو لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھاتے دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح ٹی وی کا حال ہو سکتا ہے۔

۷۔ ٹیلی فون پر چاند کی تصدیق علماء عظام کے نزدیک ابتداء میں غیر معتبر تھی مگر اب ٹیلی فون کی تصدیق کو مفتیانِ کرام کی زبان سے معتبر سنا گیا ہے۔

مدلل ارشاد فرمایا جائے کہ مندرجہ بالا مضمون میں زید کا خیال درست ہے۔ یا بکر کا یہاں کچھ لوگ ٹی وی خریدنے کا ارادہ کر رہے ہیں مگر آپ کے فتویٰ کے منتظر اور جواب کے متمنی ہیں۔ اور کچھ دیندار مسلمانوں نے بھی ٹی وی خرید لیا ہے وہ کیا کریں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا جائے۔

الجواب:۔ حامداً و مصلیاً، حج اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے اور بڑی عبادت ہے۔ اس کو کھیل تماشہ بنانا جائز نہیں۔ اوّل تو یہ بات غلط ہے کہ عرب میں ہر چیز علماء کے فتویٰ سے ہوتی ہے۔ سب طرزِ معاشرت اور معاملات میں جتنے کام ہوتے ہیں وہ بغیر فتویٰ لئے ہی ہوتے ہیں یہی عام طرز ہے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ موجودہ دور کا ہر فتویٰ جس مفتی سے بھی صادر ہو وہ شرعی حجت ہو اس لئے کہ بعض لوگ بغیر حجتِ قویہ کے بغیر تعمقِ نظر اور توسعِ فقہ کے بھی فتویٰ دے دیتے ہیں، جس کا تجربہ اور مشاہدہ یہاں بھی ہوتا ہے۔ اس لئے جلدی سے کوئی حکم لگا دینا خلاف احتیاط ہے۔ ناچ گانا خود بھی معصیت ہے۔ اور معصیت کی اشاعت بھی معصیت ہے ارتکاب معصیت کرتے ہوئے دیکھنا بھی معصیت ہے۔ ٹی وی دیکھنے کے جہاں کچھ فوائد بیان کئے گئے ہیں وہ فوائد ایسے نہیں ہیں جن کو حاصل کرنا فرض ہو کہ ارتکاب معصیت کر کے ان کو حاصل کرنا جائز قرار دیا جائے۔ قرآن کریم میں ہے۔ یسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس واثمهما اكبر من نفعهما کہ اقرار منافع کے باوجود استعمال سے منع کیا گیا ہے۔

جس شئے کی ممانعت نہ ہو اور اس کی تحصیل میں منافع ہوں اس کا ارتکاب شرعاً درست ہو سکتا ہے مگر ممانعت سے قطع نظر کرنا تحصیل منافع کے لئے درست نہیں اور منافع بھی جو بیان کئے گئے ہیں وہ شرعاً واخلاقاً کچھ قابلِ اہتمام نہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کے متعلق سائنسدانوں کے قول میں اختلاف تھا کہ اس کے ذریعہ سے نکلنے والی آواز بعینہٖ بولنے والے کی آواز ہے یا کہ صدائے بازگشت ہے۔ صورتِ ثانیہ میں اقتداء درست نہ ہوگا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہوگی، اس لئے علماء نے منع کیا اور خود امام کی نماز کو فاسد نہیں کیا تھا۔ پھر بعد میں جب وہ اختلاف ختم ہو گیا اور اس بات کی تحقیق ہو گئی کہ اس سے نکلنے والی آواز بعینہ اصل آواز ہے۔ جو بڑی ہو کر نکلتی ہے تو مقتدیوں کی نماز اس کے اقتدار سے فاسد نہ ہوگی۔ ٹی وی میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے اس مسئلہ پر مستقل کتابیں بھی ہیں جس میں ٹی وی کے نقصانات بتائے گئے ہیں۔ لڑکیوں اور بڑوں، مردوں، اور عورتوں کے اخلاق کس قدر خراب ہوتے ہیں، بے حیائی کیسی غالب ہوتی ہے معاشرہ کتنا تباہ ہوتا ہے۔ خاندان کے سب آدمی ماں باپ اور سب اولاد بے حیائی کا معائنہ کرتے ہیں، تو ان خاندان والوں سے حیا رخصت ہو جاتی ہے۔ ٹی وی کے واقعات دیکھ کر اس کی نقل کرتے ہیں، ایک دوسرے کو مارنے قتل کرنے اور خودکشی کے واقعات بھی پیش آتے ہیں۔ گذشتہ سال ہی کی بات ہے ساؤتھ افریقہ میں اس قسم کے واقعات پیش آئے ہیں اگر کسی مفتی صاحب نے مفاسد سے ناواقف ہوتے ہوئے کچھ شروط وقیود کے ساتھ اجازت دی ہو تو عوام ان شروط وقیود کی رعایت کہاں کرتے ہیں۔ بعض مفاسد پر واقف ہوتے ہوئے مفتی کیسے اجازت دے سکتے ہیں؟

جس قسم کی ہوشیاری ٹی وی دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے، چھوٹے مقدمات لڑانے سے اس سے کہیں زیادہ ہوشیاری حاصل ہوتی ہے۔ نقاب لگا کر چوری کرنے والے اور جیب کاٹ کر روپیہ نکالنے والے کتنے چالاک ہوتے ہیں کہ نیک اور

سادہ لوح آدمی یہ کام نہیں کر سکتے ہیں، فنونِ لطیفہ (ناچ گانا) بھی ہر ایک کے بس کا نہیں اس کی بھی ادائیں مقرر ہیں۔ جوا کھیلنے والے اور دوسری قسم کا کام کرنے والے کتنے کتنے ہوشیار ہوتے ہیں کیا اس ہوشیاری کی قدر دانی کرتے ہوئے ان امور کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ عقل اور ہوشیاری کا کمال تو یہ ہے کہ آدمی اپنے موقف کو سمجھے حق تعالیٰ نے اس کو کس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں تشریف لاکر کیا پیغام دیا ہے، اور زندگی گذارنے کا کیا نہج تجویز فرمایا ہے شیطان اور نفس کے مخفی حملے کس طرح اخلاقِ فاضلہ کو تباہ کرتے ہیں اور انسان انسانیت کی حدود سے نکل کر کس طرح حیوانات کی صفوف میں آکر شامل ہو جاتا ہے۔ ان حملوں سے بچنے کی کیا تدبیر ہے۔ معاصی میں دنیا و آخرت کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ تقویٰ اور اطاعت میں کیا کیا فوائد ہیں۔ خدائے پاک کے انعامات کا مستحق کس طرح ہوتا ہے اور اس کے غضب سے بچنے کی کیا صورتیں ہیں جس کے ذریعہ دنیا و آخرت کی بھلائی میسر ہو، اس ہوشیاری اور فہم کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام کی زندگیاں نمونہ ہیں۔ اس لائن سے ہٹ کر یعنی خدائے پاک کی رضا و غضب کا لحاظ کئے بغیر دماغی عیاشی اور مادی فوائد حاصل کرنے کی تدبیروں میں لگ جانا یہ عقل و فہم کا کمال نہیں ہے۔ فرعون کی سلطنت قارون کا خزانہ، شداد کی جنت، کیا ان کو عذاب الٰہی سے بچا سکی ہے؟ کیا کچھ کارآمد ہوئی؟

آج ان کا کوئی بھلائی سے نام لینے والا دنیا میں نہیں کوئی سمجھ دار آدمی انکی زندگی کا اتباع کرنے کے لئے تیار نہیں، ناسمجھوں کی بھی اس دنیا میں کمی نہیں بلکہ اکثریت انھیں کی ہے۔

فقط

وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم

حررہٗ العبد محمود غُفِرَ لہٗ

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

گھر میں ٹیلی ویژن اور ویڈیو رکھنا اور اس کو دیکھنا سوال (۲۹/۱)

گھر میں ٹیلی ویژن رکھنا جائز ہے یا نہیں ؟ یہاں اس کا بہت رواج ہوگیا ہے اور اب اس کے ساتھ ویڈیو بھی عام ہے تو کیا حکم ہے ؟ اگر کوئی صرف خبریں سنے تو کیا حکم ہے ؟ لیکن اکثر خبر نشر کرنے والی عورت ہی ہوتی ہے۔ مدلل و مفصل جواب تحریر فرمائیے۔ بینوا توجروا (از انگلینڈ وغیرہ)

الجواب :- حامداً و مصلیاً و مسلماً، ٹیلی ویژن لہو و لعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے۔ اس میں جاندار تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے، مردوں کی نظر نامحرم عورتوں کی تصویر پر اور عورتوں کی نظر نامحرم مردوں کی تصویر پر پڑتی ہے، بلکہ ارادۃً و شوقاً و رغبۃً دیکھا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے، خبریں سننے کے لئے خبر دینے والے کی تصویر دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا یہ بالکل غیر ضروری ہے اور بسا اوقات اس پر فلم بھی دکھائی جاتی ہے جس میں فحاشی، عریانیت اور شہوت انگیز مناظر کی کثرت ہوتی ہے۔ گھر میں چھوٹے بڑے ماں، بہن، بہو، بیٹیاں سب ہی ہوتے ہیں اور سب خوب شوق سے دیکھتے ہیں۔ یہ بے انتہا بے غیرتی اور بے حیائی ہے۔ بچوں کے اخلاق پر برا اثر پڑنے اور بچپن ہی سے ان کے اندر غلط عادتیں پیدا ہونے کا قوی احتمال ہے اس کی پوری ذمہ داری اور پورا وبال والدین اور گھر کے بڑوں پر ہوگا۔ لہٰذا اس کے دیکھنے سے مکمل احتراز کیا جائے اور ویڈیو کیسٹ تو عموماً فلم ہی ہوتی ہے اس کی حرمت تو بالکل ظاہر ہے۔

مزاجِ شریعت یہ ہے کہ بلا ضرورت نہ مرد عورتوں کو دیکھیں اور نہ عورتیں مردوں کو، اسی میں ان کے قلوب پاکیزہ اور غلط و شہوانی خیالات سے پاک اور صاف رہ سکتے ہیں، قرآن میں ہے۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون. آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے دل کی صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ بیشک خدا

تعالیٰ اپنے بندوں کے کام سے واقف اور باخبر ہے، اسی طرح عورتوں کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ، آپ مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں، (سورہ نور پارہ ۱۸ع۱۰)

نیز حدیث میں ہے، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہے اجنبی عورت کو دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جس کو دیکھا جائے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۷۰)

نیز حدیث میں ہے، عن جریر بن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف نظری۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامحرم عورت پر اچانک نظر پڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں فوراً اپنی نگاہ ہٹا لوں۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۶۸)

نیز حدیث میں ہے، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر سھم مسموم من سھام ابلیس فمن ترکھا خوفا من اللہ اعطاہ اللہ ایمانا یجد حلاوتہ فی قلبہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدنظری ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جو اس کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں پائے گا (مشکوٰۃ شریف ص۲۶۸)

اسی طرح ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں اتنے میں ایک صحابی نابینا حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ہمیں پردہ کرنے اور ہٹ جانے کا حکم فرمایا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں ہم کو نہیں دیکھ سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں بھی

نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ؟

عن ام سلمۃ انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یارسول اللہ! الیس ھو اعمیٰ لایبصرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاء ان انتما لستما تبصرانہ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۹)

مجالس الابرار میں ہے، فالمرأت کلما کانت مخفیۃ من الرجال دینہا اسلم لماروی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال لابنتہ فاطمۃ ای شئ خیر للمرأۃ قالت الاتری رجلا ولایرھا رجل واستحسن قولہا رضمہا الیہ وقال ذریۃ بعضہا من بعض وکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسد ون الثقب للکوی فی الحیطان لئلا تطلع النساء علی الرجال ، یعنی عورت جب تک مردوں سے چھپی ہوئی رہتی ہے اس کا دین محفوظ رہتا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ عورت کے لئے سب سے بڑی خوبی کی بات کیا ہے؟ عرض کیا وہ کسی مرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی اجنبی مرد اس کو دیکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جواب بہت ہی پسند آیا اور فرمایا اولاد ایک ایک سے ہے (یعنی باپ کا اثر اولاد میں آتا ہی ہے) اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دیواروں کے سوراخ اور جھروکے بند کیا کرتے تھے کہ عورتیں مردوں کو نہ جھانکیں (مجالس الابرار ص ۵۶۳ ج ۵۸)

ٹی وی کے پردہ پر جو تصویریں نظر آتی ہیں ان کو دیکھ کر یقیناً دل میں غلط اور شہوانی خیالات ہوں گے اس لئے ان تصویروں کو دیکھنا جائز نہ ہوگا اور یہ محتاج بیان نہیں ہے کہ آج کل ٹی وی میں خبر نشر کرنے والی اور اسی طرح دوسرے پروگرام پیش کرنے والی عموماً عورتیں ہوتی ہیں اور وہ ایسا پُرکشش اور باریک لباس زیب تن کئے ہوئے ہوتی ہیں کہ ان کے بدن کا بڑا حصہ برہنہ ہوتا ہے۔ اور شرعاً یہاں

تک حکم ہے کہ اجنبی عورت نے ایسا باریک لباس پہنا ہو جس سے اس کا بدن ظاہر ہو رہا ہو، یا ایسا تنگ اور چست لباس پہنا ہو جس سے اس کے بدن کی کیفیت۔ اور نشیب و فراز معلوم ہوتا ہو تو اس کا لباس بھی دیکھنا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں اس پر بہت سخت وعید آئی ہے کہ جو شخص عورت کے لباس کو دیکھے یہاں تک کہ اس کے بدن کا حجم ظاہر ہونے لگے تو اس کو جنت کی خوشبو حاصل نہ ہو سکے گی۔ شامی میں ہے۔ وفی التبیین قالوا ولا بأس بالتأمل فی جسدھا وعلیھا ثیاب مالم یکن ثوب یبین حجمھا فلا ینظر الیہ حینئذٍ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من تامل خلف امراءۃ ورأی ثیابھا حتی تبین لھم حجم عظامھا لم یرح رائحۃ الجنۃ۔ الی قولہ۔ اقول مفادہ ان رویۃ الثوب بحیث یصف حجم العضو ممنوعۃ ولو کثیفاً لا تری البشرۃ منہ، شامی ص۲۲۱ ج۵

اگر یہ کہا جائے کہ ٹی وی کے پردہ پر جو صورتیں نظر آتی ہیں وہ محض عکس ہیں لیکن اس صورت میں بھی شرعاً اس کی قباحت و ممانعت باقی رہے گی اس لئے کہ حکم شریعت یہ ہے کہ جس طرح اجنبیہ کا چہرہ دیکھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح شیشہ یا پانی میں اس کا عکس پڑ رہا ہو تو وہ عکس دیکھنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ گاہے گاہے اس پر ایسا پروگرام پیش کیا جاتا ہے، جس سے معلومات حاصل ہوتی ہیں تو یہ کہا جائے گا کہ نفع سے زیادہ نقصان ہے اور اثمھما اکبر من نفعھما کا مصداق ہے۔ محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ مجھے ناجائز گانا بجانا سننے سے یادِ الٰہی میں کشش اور رغبت بڑھتی ہے تو یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گانے اور بجانے کی درمیان فرق نہیں کیا ہے، اگر ایسے اعذار اور بہانے قابلِ قبول ہوتے تو طوائف کا گانا سننا اس کے لئے جائز ہوتا جو دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے وہ خوشی پر برانگیختہ نہیں کرتا اور نشہ آور چیزوں کا پینا اس کے لئے جائز ہوتا، جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس کے پینے سے نشہ میں نہیں آتا اور بہت سے حرام کاموں سے محفوظ رہتا ہوں، اگر

کوئی کہے کہ جب میں حسین اور خوبصورت لڑکے اور پرائی عورتوں کو دیکھتا ہوں اور ان کے ہمراہ تنہائی میں بیٹھتا ہوں تو خدا کی قدرت کا نظارہ اور خوبصورتی سے عبرت حاصل کرتا ہوں تو یہ اس کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ اس کا ترک کرنا واجب ہے اور حرام چیزوں کے استعمال سے نصیحت اور موعظت حاصل کرنا حرام کاری سے بدتر ہے اور وہ شخص خدا کی راہ میں بدکاری اور حرام کاری کرنا چاہتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے ایسے لوگ اپنی خواہش اور ہوئی کے مطابق چلتے ہیں یہ قابلِ قبول اور قابلِ توجہ نہیں ہے۔ وان قال قائل اسمعها علی معان اسلم فیها عند اللہ تعالیٰ کذبناہ لان الشرع لم یفرق بین ذالک ولو جاز لاحد جاز للانبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام ولو کان ذا للاعذار لا جزنا سماع القیان لمن یدعی انه لا یطربه وشرب المسکر لمن ادعی انه لا یسکره فلو قال عادنی الی متی شربت الخمر کففت عن الحرام لم یبح له ولو قال عادنی اذا شهدت الامرد۔ والاجنبیات وخلوت بهم اعتبرت فی حسنهم لم یجز له ذالک واجیب ان الاعتبار بغیر المحرمات اکثر من ذالک وانما هذه طریقة من اراد بطریق اللہ عزوجل فیرکب هواه فلا نسلم لاصحابها ولا تلتفت الیهم (غنیۃ الطالبین صہ ۲۵)

جب یہ ثابت ہوگیا کہ ٹیلی ویژن آلہ لہو ولعب ہے تو ٹیلی ویژن اور ویڈیو کیسٹ گھر میں رکھنا بھی مکروہ اور گناہ کا کام ہے اگرچہ استعمال نہ کیا جائے۔ چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب خلاصۃ الفتاوی میں ہے۔ ولو امسک فی بیته شیئا من المعازف والملاهی کره ویأثم وان کان لا یستعملها لان امساک هذه الاشیاء یکون لهو عادة (خلاصۃ الفتاوی صہ ۳۳۸ ج ۱)

وقت خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی جتنی قدر کی جائے کم ہے، ٹی وی اور ریڈیو دیکھنے سے آخرت کا کون سا فائدہ ہوگا بلکہ خسارہ ہی خسارہ ہے اللہ کے ذکر سے غافل کرنے والی اور فکر آخرت کو ختم کرنے والی چیز ہے، اور

جو چیز انسان کو اللہ کے ذکر اور موت کے فکر اور اپنے مقصد حیات سے غافل کردے وہ منحوس اور بیکار ہے۔ حدیث میں ہے۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ، انسان کے اسلام کے خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار چیزوں کو چھوڑ دے، اور حدیث میں ہے، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشر عشرۃ فقام رجل من الانصار فقال یا نبی اللہ من اکیس الناس واحزم الناس قال اکثرھم ذاکراً للموت واکثرھم استعداداً للموت اولئک الاکیاس ذھبوا بشرف الدنیا واکرامۃ الاخرۃ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دس آدمی جس میں ایک میں بھی تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک انصاری صحابی رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے زیادہ سمجھ دار اور سب سے زیادہ محتاط آدمی کون ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے اور موت کے لئے سب سے زیادہ تیاری کرنے والے ہوں، یہی لوگ ہیں جو دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز لے اڑے۔

(بحوالہ موت کی یاد) از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ مہاجر مدنی صـ۲

لہٰذا انسان کو جو وقت ملا ہے اسے موت اور آخرت کی تیاری میں صرف کرنا چاہیئے۔ بیکار اور لغو کاموں میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است ٭ جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است۔

یاد الٰہی کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول ہونا عمر ضائع کرنا ہے۔ عشق الٰہی کے سوا جو کچھ کیا جائے بیکار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو لغو اور بیکار چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور وقت کی قدر نصیب کرے۔ (آمین)

(از حضرت مولانا نور الحسن راشد صاحب زید مجدہ، کاندھلوی)

دوسرا فتویٰ

از حضرتِ اقدس مولانا مفتی نظام الدین صاحب دامت برکاتہم۔ حضرتِ اقدس مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم۔ حضرتِ اقدس مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب دامت برکاتہم

کیا فرماتے ہیں علمار دین شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ (۱) ٹیلی ویژن دیکھنا شرعی طور پر جائز ہے یا ناجائز (۲) اگر کوئی شخص ٹیلی ویژن کے ذریعے صرف خبریں یا دیگر پروگرام مثلاً ٹیپو سلطان (جو کہ سلطان ٹیپو کے حیات کارنامے پر مبنی ایک ناول ناٹک کے روپ میں پیش کیا گیا ہے جس کے بارے میں عام طور سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عام مسلمانوں کے لئے معلومات کا بہترین ذریعہ ہے) یا اس جیسے کوئی اور پروگرام مثلاً عید بقرعید پر بڑے بڑے شہروں میں ادا کی جانے والی نمازیں، یا ادائیگی حج کی جھلکیاں سنے یا دیکھے تو کیا حکم ہے۔ (۳) معاشرتی ڈرامے تفریح طبع کے لئے مزاحیہ پروگرام مثلاً چٹکلے لطیفے، فلمی گانے، فلمی ڈرامے وغیرہ، ان کا سننا دیکھنا کیسا ہے۔ (۴) ٹی، وی کی خرید و فروخت یا مرمت کا کام سیکھنا، ان کا کیا حکم ہے، نیز یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ ٹی وی کے ہر پروگرام کے اندر کسی نہ کسی طرح عورتیں ضرور شریک ہوتی ہیں، یہاں تک کہ خبروں میں بھی عورتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ ان مسائل کی صحیح اور واضح شکل بیان کریں اور آسان زبان میں تحریر فرمائیں۔ (بینوا توجروا)

الجواب ۲۳۹ ع ہوالموفق۔ ٹیلی ویژن چونکہ موجودہ دور میں آلہ لہو لعب بن گیا ہے یا بنا ہوا ہے، اس لئے اس کا لگانا، دیکھنا اور گھروں میں رکھنا شرعاً جائز نہیں ہے خواہ پروگرام کیسے بھی ہوں، سداً للباب حکم شرعی یہی ہوگا۔ (۲) ان سب کا بھی ٹیلی ویژن پر دیکھنا درست نہیں (۳) ان کا سننا دیکھنا بھی جائز نہیں (۴) یہ بھی درست نہیں، وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط

(فتویٰ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۹ ۲/۱۴۱۱ ھ)

تیسرا فتویٰ

از حضرتِ اقدس مولانا مفتی نظام الدین صاحب دامت برکاتہم حضرتِ اقدس مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم حضرتِ اقدس مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرعِ متین مسئلہ ذیل کے بارے میں، سوال (۱) وی سی آر کے ذریعہ ٹی وی پر فلمیں دکھانا کیسا ہے اور اس کے ذریعہ روزی کمانا کیسا ہے (ان فلموں میں گانے بجانے اور عورتیں ضرور ہوتی ہیں (۲) جن کیسٹوں میں باجے کے ساتھ قوالی اور گانے بھرے ہوئے ہوتے ہیں ان کیسٹوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے اور اس کے ذریعہ روزی کمانا کیسا ہے (۳) شادی یا کسی خوشی کے موقعہ پر فلم بنائی جاتی ہے جس میں مردوں عورتوں کی تصویریں لی جاتی ہیں، یہ فلم بنوانا جائز ہے یا ناجائز، اور فوٹو گرافر کی روزی حلال ہے یا حرام، (بینوا توجروا)

الجواب ع ۱۰۵۲ (۱ د ۲) ان کا دیکھنا دکھانا اور ان کے ذریعہ روزی کمانا شرعاً جائز نہیں ہے (۳) شرعاً ناجائز ہے ایسے فوٹو گرافر کی روزی حرام ہے جس میں جاندار کا فوٹو آجائے۔

(فتوی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۲۲ ۶/۱۴۱۲ھ)

حضرتِ اقدس مولانا ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔

آج کل ہمارے دوکاندار حضرات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو آمدنی میں زیادتی کا سبب سمجھتے ہیں حالانکہ دن بھر جتنے لوگ اس دوکان پر گانے اور عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا الگ گناہ کرتے ہیں وہ سب جمع کر کے اس دوکاندار کی گردن پر جب ڈالا جائے گا تب اس کو اپنی آمدنی کا حال معلوم ہوگا، زبان سے کہتے ہیں کہ رزق خدا دیتا ہے اور پھر گناہ کر کے خدا کی ناراضگی سے رزق بڑھا رہے ہیں۔ (مجالس الابرار ص۵۷)

ٹی، وی کے مضرات پر ایک جرمن ڈاکٹر کا تبصرہ

صدق جدید لکھنؤ ۲۴؍اگست ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں ہے، جرمن ڈاکٹر نے خبردار کیا ہے کہ اسکول جانے والے عمر کے بچوں کو ٹیلی ویژن دیکھنے کی اجازت کسی حال میں نہ دینی چاہیے کیونکہ اس کے دیکھتے رہنے سے ان میں حصولِ علم کی طلب جاتی رہتی ہے اور وہ اپنی معصومیت بھی کھو بیٹھتے ہیں اور حقائق کی گہرائی تک پہنچنے کی صلاحیت ان میں رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے۔

بچوں کے ذہن پر ٹیلی ویژن کے مضر اثرات پڑتے ہیں ان کی ایک نمایاں مثال دیتے ہوئے ڈاکٹر نے کہا کہ ایک بچہ جو ٹیلی ویژن دیکھتا رہتا ہے جب یہ بتایا گیا کہ اس کے دادا کی موت واقع ہو گئی تو اس نے بے ساختہ سوال کیا کہ دادا جان کو گولی کس نے ماری؟ قتل و جرائم کے مناظر ٹیلی ویژن پر دیکھتے ہی رہنے کا نتیجہ تھا کہ بچہ یہ سوال کر بیٹھا ذہنی و دماغی صلاحیتوں پر اثر ڈالنے کے ساتھ ٹیلی ویژن کا جو اثر بچوں کی عام صحت خصوصاً بصارت پر پڑتا ہے وہ سب پر روشن ہے لیکن افسوس جس خطرہ کو محسوس کر کے مغرب کے ماہرینِ فن بچوں کے لئے اس کے استعمال کو ممنوع قرار دے رہے ہیں، ہمارے ملک میں اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے اسے زیادہ فروغ دینے کی کوشش سرکاری سطح پر کی جا رہی ہے اور اس پر فخر کیا جا رہا ہے۔ اور شہروں کی طرح دیہاتوں میں بھی حکومت ٹیلی ویژن کا انتظام کرتی جا رہی ہے۔

"نشیمن" بنگلور ۱۶؍ستمبر ۱۹۸۴ء کے شمارہ میں ہے آج کل ٹیلی ویژن پر ملکی اور غیر ملکی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں جن میں بوس و کنار، چوما چاٹی، لپٹا چھپٹی سب ہوتی ہے۔

کیا ایسے مناظر کا گھر میں دکھایا جانا اور باپ بیٹی، ماں بیٹے، ساس اور داماد وغیرہ کا ایک ساتھ مل بیٹھ کر دیکھنا اچھی بات ہے؟ کیا تہذیب اور اخلاق ایسے مناظر دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ اب تو وی سی آر (ویڈیو) بھی اس برائی کے طوفان میں اضافہ کر رہا ہے۔

(بحوالہ کیلنڈر دار العلوم سبیل السلام حیدرآباد ۱۹۸۵ء)

عبد الغفار

ایک خواب

۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو جب کہ ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا، مسلمانوں کی جائداد کو آگ لگائی جا رہی تھی، عورتوں کی بے حرمتی کی جا رہی تھی، تو ۳۱ر اکتوبر ۹۰ء کو میں استخارہ کی نیت سے سو گیا۔ خواب میں ایک بزرگ تشریف لاتے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ حضرت مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ان کے مال و جائداد کو آگ لگائی جا رہی ہے۔ عورتوں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ ہر طرف مسلمان پریشان حال ہے۔ وہ عمل بتائیے جس سے مسلمانوں کی پریشانیاں دور ہو جائیں، ان بزرگ نے فرمایا کہ کوٹھوں پر سے چھتریاں اتروادو (یعنی ٹیلی ویژن کے انٹینا اتروادو) میں مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ جن صاحب کے گھر یا دوکان پر ٹیلی ویژن ہو وہ فوراً ہٹا دیں، ہماری بھلائی اور کامیابی اسی میں ہے اور گناہوں سے توبہ و استغفار کریں، نماز باجماعت ادا کریں، ڈاڑھی رکھیں، اپنے لئے اور امتِ مسلمہ کے لئے دعائے خیر کریں۔ جلال الدین صدیقی کیرانوی۔

مالک ابن دینارؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کتبِ حکمت میں پڑھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ، میں اللہ ہوں، بادشاہوں کا مالک ہوں، ان کا دل میرے ہاتھ میں ہے پس جو شخص میری اطاعت کرتا ہے میں ان بادشاہوں کو اس پر مہربانی کر دیتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں انہیں بادشاہوں کو اس شخص پر عقوبت (سزا) مقرر کرتا ہوں، تم بادشاہوں کو بُرا کہنے میں مشغول مت رہو، میری طرف رجوع کرو۔ میں ان کو تم پر نرم کر دوں گا۔

امام احمدؒ نے وہب سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں۔ برکت کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں اور جب میری اطاعت نہیں کی جاتی تو غضبناک ہوتا ہوں۔ لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت کا اثر سات پشت تک رہتا ہے۔ (جزاء الاعمال ص۱۸) لعنت کا مفہوم شریعت میں خدا تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے۔ یا اللہ ہم پر رحم فرما ہم توبہ کرتے ہیں تمام گناہوں سے، یا اللہ ہم کو توفیق دے کہ ہم آپ کی اطاعت کریں اور ہر گناہ سے بچیں۔ آمین

عبرتناک واقعہ

یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا دوسرا ریاض میں، دونوں میں گہری دوستی تھی۔ دونوں ہی دیندار اور پرہیز گار تھے، ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آوے اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ٹی وی خرید لیا۔ کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ جدے والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا۔ ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا کہ خدا کے لئے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ گھر سے ٹی وی نکال دیں۔ کیوں کہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر اس ٹی وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے۔ کیوں کہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا، وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں گرفتار ہوں۔ جدہ والا دوست جہاز کے ذریعہ ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے۔ گھر والے سن کر رونے لگے، اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی وی کو اٹھا کر پٹخا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، اٹھا کر کوڑے کے ڈبہ میں پھینک دیا۔ جدہ والا دوست جب جدہ پہنچا تو اس نے پھر دوست کو خواب میں دیکھا اس بار وہ اچھی حالت میں تھا، اس کے چہرے پر ایک رونق تھی' اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی کہ اللہ جل جلالہٗ تجھے مصیبتوں سے نجات دلائے۔ جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی۔

اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے جو اولاد اور بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں اور اپنے گھر کو ٹی وی، وی سی آر کی لعنت سے برباد کرتے ہیں، نہ معلوم اتنے بے غیرت کیوں اور کیسے ہوتے جارہے ہیں کہ یہ گوارا کر لیتے ہیں کہ گھر کی بہو بیٹیاں نامحرم مردوں کو ٹی وی، اسکرین پر دیکھیں اور اپنی شرم و حیا کو غارت کریں اور خود بھی نامحرم عورتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ گھر کو سینما گھر بنا دیتے ہیں، اپنی اولاد کو خود اپنی جان کو دوزخ کے گڈھے

میں دھکیلنے کو تیار ہو جاتے ہیں، اللہ عزوجل ہدایت دے۔ (آمین) (تعمیر حیات لکھنو)

دوسرا دردناک واقعہ پاکستان کا

واقعہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی بات ہے کہ افطاری سے کچھ دیر پہلے ماں نے بیٹی سے کہا کہ آؤ میرے ساتھ مل کر افطاری کے لئے تیاری میں میری مدد کو، بیٹی نے جواب دیا امی مجھے تو ٹی وی پر پروگرام دیکھنا ہے۔ وہ دیکھ لوں پھر کام کروں گی، یہ کہہ کر اوپر چھت پر چلی گئی، کمرے میں ٹی وی رکھی تھی اس لڑکی نے ماں کے ڈر سے کہ کہیں مجھے زبردستی کام کے لئے نہ اٹھا کرلے جائے۔ دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا، ادھر ماں بیٹی کو آوازیں دیتی رہی، بیٹی نے ایک نہ سُنی، کافی وقت گزر گیا گھر میں سب مرد بھی آ گئے، افطاری ہو گئی لیکن لڑکی ابھی تک کمرے سے نکلی نہیں۔ ماں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آواز نہ آئی، دل ڈر گیا۔ اس کے باپ اور بھائیوں سے کہا، انھوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی زمین پر اوندھی پڑی ہے، اس کو دیکھا تو وہ مر چکی تھی، سب اُٹھا اُٹھا کر تھک گئے۔ اب حیران تھے کہ کیا کریں، کسی کے ذہن میں اچانک ایک بات آئی اس نے جو ٹی وی کو اٹھایا تو لڑکی بھی اٹھی، اب تو یہ ہوا کہ اگر ٹی وی اٹھاتے تو لڑکی بھی اٹھتی ورنہ بالکل کوئی اس کو نہ اٹھا سکتا، آخر انھوں نے لڑکی کے ساتھ ٹی وی کو بھی اٹھایا اور اس کو نیچے لائے اور غسل دے کر کفن وغیرہ پہنا کر جب جنازہ اٹھایا تو حیران رہ گئے کہ چارپائی تو ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ بالآخر انھوں نے ٹی وی کو اٹھایا اور قبرستان تک لے گئے۔ اب انھوں نے لڑکی کو قبر میں دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھا کر گھر لانے لگے۔ جونہی انھوں نے ٹی وی کو اٹھایا تو قیامت لڑکی قبر سے باہر آپڑی انھوں نے پھر اس کو دفن کیا اور ٹی وی کو اٹھایا پھر میت قبر سے باہر آپڑی، اب تو سب کو بہت پریشانی ہوئی، انھوں نے لڑکی کو ٹی وی سمیت قبر میں دفن کر دیا۔ اس کا جو حشر ہوا ہوگا وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اس واقعہ کو شائع کیا ہے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت پاکستان نے اپنے شمارہ ۵ جلد ۷ میں)

اب اگر ایسے عبرتناک واقعات کے نمودار ہونے کے بعد بھی ہماری آنکھوں سے پردے نہیں اٹھتے، اور ہم اسی طرح اپنی سرکشی پر اڑے رہے اور صرفِ نظر سے کام لیتے رہے تو کیا ہم کو اس وقت کا انتظار ہے کہ جب ہمارے سر پر ایسا ہی واقعہ نمودار ہو۔

تیسرا خوفناک واقعہ

میت کو قبر میں اتارتے ہی سانپ لپٹ گئے

اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں، ہر قوم میں اور ہر خطہ میں دنیا میں اپنے ہادی اور نبی بھیجے ہیں، اور یہ سلسلہ دنیا میں لوگوں کو خیر کی باتیں بتانے اور گمراہی اور شر سے روکنے کے لئے، نیز اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر زندگی، گذارنے کے لئے جاری رہا۔

پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ اب قیامت تک انسانوں کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت محمدؐ خاتم النبیین ہیں۔

آج کے مادی دور میں جب انسان مذہب سے دور ہے اللہ تعالیٰ مختلف انداز سے اپنی قدرت کا احساس کراتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً ایسے ایسے محیر العقل واقعات رونما کرتا ہے کہ عبرت حاصل کرنے والے ان سے عبرت حاصل کریں۔

گذشتہ دنوں راولپنڈی (پاکستان) سے موصولہ ایک اطلاع کے مطابق پیر ودھائی راولپنڈی کے قدیم قبرستان میں ایک ایسا عبرت انگیز اور ناقابلِ یقین واقع رونما ہوا جس کے سبب ایک میت کی تدفین کے لئے آنے والے سینکڑوں افراد پر رقت طاری ہوگئی۔ تفصیلات کے مطابق ایک شخص کی میت کو جوں ہی قبر میں اتارا گیا لحد کی زمین آپس میں یوں مل گئی جیسے اس کو کھودا ہی نہیں گیا تھا۔ اس موقع پر موجود ایک عالمِ دین نے دوسری قبر کھودنے کے لئے کہا۔ چنانچہ ان کی ہدایت پر دوسری قبر کھودی

گئی، اس بار بھی ایسا ہی ہوا اور لحد کی جگہ پھر سے آپس میں مل گئی۔ اس واقعہ کو دیکھ کر وہاں موجود تمام لوگوں نے استغفار کا ورد پڑھنا شروع کیا۔

مولانا صاحب کی ہدایت پر تیسری مرتبہ پھر لحد کی زمین کھودنے کی کوشش کی گئی، اب جو قبر کھودی تو اس جگہ سے سانپ بچھو اور مختلف اقسام کے کیڑے مکوڑے یوں نکلے جیسے کسی چشمہ سے پانی ابلتا ہے۔ مولانا نے میّت کو اس قبر میں اتارنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میت کو قبر میں اتار دیا۔ جیسے ہی میّت کو قبر میں رکھا گیا ایک سانپ میت کے کمر کے نیچے سے ہوتا ہوا کندھوں کے اوپر آگیا۔۔۔، ایک دوسرا سانپ پاؤں کے نیچے سے ہوتا ہوا اوپر آیا اس کے بعد دونوں سانپ آپس میں اس طرح مِل گئے کہ دیکھتے ہی دیکھتے میّت دو ٹکڑوں میں اس طرح تقسیم ہو گئی جیسے اسے کسی آرہ سے چیر دیا گیا ہو یہ خوفناک اور عبرتناک منظر دیکھ کر میت کے ہمراہ آنے والے سینکڑوں لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور ان پر ایک سکتہ طاری ہو گیا۔

اس واقعہ کا عوام میں بہت تذکرہ ہو رہا ہے اور لوگ اس واقعہ سے کافی متاثر نظر آتے ہیں۔ وَاللّٰہ اعلم بالصواب (اخبار نو)

متن دفع اللج فی شناعۃ فلم الحج

فلم حج کا حکم

سوال:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج بہت مجبور ہو کر اپنی پریشانی کی اطلاع عرض کرتا ہوں کہ دو چار دن سے امرتسر میں ایک فلم (تماشہ کمپنی) آئی ہے جس میں حج کے ارکان وافعال کی تصویریں اور ان کا معائنہ کرایا جاتا ہے۔ امرتسر کے کل اہل علم نے فتویٰ دیا کہ یہ تماشہ دیکھنا منع ہے اور ڈپٹی کمشنر سے درخواست کر کے اس تماشہ کو منع کرایا گیا۔ شہر کے بعض مسلمانوں اشخاص نے دوبارہ درخواست کر کے اس کو پھر جاری کرایا اور اشتہار دیا کہ علماء نے غلطی کی کہ اس کے دیکھنے سے منع کیا ہے، اس میں حج کا شوق پیدا ہوتا ہے کوئی امر سوائے حجاج کی تصاویر اور حرکات و عبادات کے نہیں اور ان امور کا دیکھنا

مباح اور ثواب ہے، اس اطلاع سے یہ عرض ہے کہ حضرت والا کوئی عنوان مؤثر اور کوئی آیت یا حدیث جس کی دلالت اس فلم اور تماشہ کی حرمت پر ہو تو اس کی تعلیم فرمائیں؟

الجواب :۔ السلام علیکم، اب تو ایسے رنج وغم کا وقت ہی ہے کس کس چیز کو رویا جائے پھر جب اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں غم کا سامان جمع ہو۔ میری حالت تو معلوم ہے کہ اب محنت کا کام نہیں ہو سکتا، مگر کچھ متفرق امور اجمالاً ذہن میں آئے انہی کو کوئی صاحب علم مع ان اضافوں کے جو ان کے ذہن میں آویں! مبسوط اور مربوط کر لیں۔

(۱) فقہاء نے تصریح کی ہے کہ تعریف یعنی واقفین عرفات کی نقل بدعت ہے حالانکہ وہاں دوسرے منکرات نہیں۔

(۲) فلم کمپنی کا آلۂ لہو لعب ہونا ظاہر ہے، اور آلاتِ لہو کو مقاصد دینیہ میں برتنا سخت اہانت و استخفاف ہے دین کا، حدیث میں جاریہ مغنیہ کا یہ کہنا، وفینا نبی یعلم ما فی غد منہی عنہ، قرار دیا گیا۔ چنانچہ بعض شراح نے یہ وجہ بھی لکھی ہے اور گو اس میں دوسرا احتمال بھی ہے مگر اس توجیہ پر بھی کسی نے نکیر نہیں کیا تو اس وجہ کے مؤثر ہونے پر اجماع ہو گیا، گو اس محل میں تحقیق نہ ہو اور یہی مبنی ہے۔ گراموفون سے تلاوت سننے کی ممانعت کا، اور قرآن مجید میں جماعتِ کفار کی اس پر مذمت کی گئی ہے کہ اتخذوا دینہم لعبا ولہوا اور دین سے اسلام مراد ہے، کما صرحوا، حالانکہ وہ ان کا دین بالقوۃ تھا۔ باعتبار وجوب وقبول کے سوجن کا دین بالفعل اسلام ہو، ان کا اس کے ساتھ تلعب کرنا کس قدر شنیع ہوگا۔ یعنی بُرا ہوگا۔

(۳) پھر اکثر افعال حج کے تعبدی غیر مدرک بالقیاس ہیں اور مخالفین اسلام بھی دیکھنے والوں میں شامل ہوں گے، وہ سخریہ و استہزاء سے پیش آویں گے اور یہ لوگ اس کا سبب بنیں گے۔

(۴) اس میں تصویروں کا استعمال اور ان سے تلذذ ہوتا ہے، اور اس کے قبح میں کسی کو کلام نہیں، گو عابدین ہی کی تصاویر ہوں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام وحضرتِ اسماعیل علیہ السلام کی تمثال جو بیت اللہ کے اندر بنائی گئی تھیں ان کے ساتھ جو معاملہ فرمایا ہے معلوم ہے۔ اس تحریر سے آپ غور فرمائیں اسلام میں (ذی روح) جاندار کی تصویر رکھنا۔ دیکھنا کس قدر قباحت کی بات ہے۔

(۵) نیز اس سے اہلِ ہوئی اس رسم کے جواز پر استدلال کریں گے، جو چند روز سے ایجاد ہوئی ہے کہ ایک خاص بقعہ میں جمع ہو کر حج کی نقل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ابتداء میں تحریکِ حج کی نیت ہو، مگر اب اچھا خاصہ حج سمجھا جانے لگا جس کے مفاسد میں سب کا اتفاق ہے۔ اس میں اور اس میں فرق کس طرح سمجھایا جاوے گا، اور جب اس عمل میں اباحت بھی نہیں تو اعتقادِ ثواب تو قریب کفر ہوگا، نیز فقہائے حارس کے لئے رفع صورت بالتہلیل کو غرض والقاذمیں استعمال کرنے کو معصیت فرمایا ہے حالانکہ طاعت اور مباح میں اتنا بعد نہیں جتنا معصیت اور طاعت میں ہے، اور معصیت یعنی فلم کو ترغیبِ حج کا ذریعہ بنانا کس قدر اشنع ہوگا۔ (النور رجب ۵۸ھ)

امداد الفتاویٰ حکیم الامت ؒ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ج ۴ مطبوعہ کراچی

حج کی فلم بنانے کے متعلق (حکم)

سوال: حج کی فلم بنانا اور سینما کے ذریعہ بتلانا جائز ہے یا نہیں؟ حج فلم میں چند فوائد ہیں۔

(۱) حج کی ادائیگی کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

(۲) حج کیسے ادا ہوتا ہے اس کا طریقہ آتا ہے اور حج کرنے والے کو آسانی ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جواب: حج کی فلم بنانا جس میں جانداروں کی تصویریں بھی بیسوں ہوتی ہیں، جائز نہیں، حرام ہے اور اس کو سینما کے ذریعہ تماشہ کے طور پر پیش کرنا اور کمانے کا ذریعہ بنانا گناہ کا کام ہے، اور اسلامی عبادات، شعائر، مناسک حج، شواہد مکہ معظمہ، نیز تلاوتِ قرآن وغیرہ کی توہین کے مرادف ہے، خداوند کریم فرماتے ہیں۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (ترجمہ) اور جو کوئی خدا کی محترم چیزوں کی تعظیم کرے وہ اس کے لئے اس کے پروردگار کے نزدیک بہتر ہے (سورہ حج) اور فرماتے ہیں۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (ترجمہ) اور جو شخص خدائی یادگاروں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلی پرہیزگاری کی بات ہے (سورہ حج) فقہاء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ مالک دوکان خریدار کے

سامنے مال پیش کرتے وقت تسبیح (سبحان اللہ) اور درود شریف پڑھے کہ خریدار پر اثر پڑے اور اس کی نظر میں مال کی رونق بڑھے تو یہ جائز نہیں ہے اس میں ذکر اللہ کی بے حرمتی ہے اس لئے کہ مقصد دنیا ہے، ثواب نہیں، سینما وغیرہ تماشوں میں قرأت اور دعا وغیرہ ذکر اللہ کا بھی یہی حکم ہے۔ ارشاد خداوندی ہے :- یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (ترجمہ) اے نبی لوگ شراب سے اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں (کے استعمال) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے (بعض) فوائد بھی ہیں اور ان کے گناہ ان کے فوائد سے بڑے ہیں (سورہ بقرہ)، شریعت کا مشہور حکم ہے کہ اگر کسی کام میں فائدہ اور نقصان دونوں ہوں اور وہ کام ضروری نہ ہو (جیسے حج فلم)، تو نقصان دیکھتے ہوئے اس کو ترک کر دینا ضروری ہے، حضرت حکیم الامت تھانوی مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ ایک شخص مجلس رقص منعقد کرے اور کہے کہ اگرچہ رقص فی نفسہٖ ممنوع و حرام ہے لیکن میری غرض اس مجلس سے لوگوں کو جمع کرنا ہے تاکہ جمع ہو جانے کے بعد میں اپنی وجاہت سے کام لے کر ان کو نماز پڑھنے کی عادت ہو جائے، تو دیکھئے بظاہر اس مجلس کی غایت کس قدر خوبصورت ہے کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالی جاتی ہے لیکن چونکہ اس مجلس میں ایک مصلحت کے ساتھ بہت سے مفاسد بھی ہمدوش ہیں اور مجلس رقص بالذات یا بالغیر مطلوب نہیں، جیساکہ ظاہر ہے اس لئے شریعت اس مصلحت مذکورہ کی وجہ سے اس کی اجازت نہ دے گی، بلکہ مفاسد پر نظر کر کے اس مجلس کے انعقاد سے باز رکھے گی (الوفیق فی سواء الطریق صفحہ ۹۵/۲)

ہمارے جلیل القدر بزرگ حضرت پیران پیر غوث الاعظم، فرماتے ہیں (۱) اگر کوئی کہے کہ مجھے ناجائز گانا بجانا سننے سے یاد الٰہی میں کشش اور رغبت بڑھتی ہے یہ بالکل غلط ہے، اس لئے کہ شارع نے گانے بجانے کی نہی کے لئے فرق نہیں کیا ہے (۲) اگر ایسے اعذار اور بہانے قابل قبول ہوتے تو طوائف کا گانا سننا اس کے لئے جائز ہوتا جو دعویٰ کرتا کہ میں اس سے بدمست نہیں ہوتا، (۳) اور ایسے شخص کے لئے شراب جائز ہوتی ہے جو دعویٰ کرتا کہ میں اس کے پینے سے نشہ میں نہیں آتا اور بہت سے حرام

کاموں سے محفوظ رہتا ہوں۔ (۴) اگر کوئی کہے کہ جب میں حسین وخوبصورت لونڈے اور پرائی عورتوں کو دیکھتا ہوں اور ان کے ہمراہ تنہا بیٹھتا ہوں اور خوبصورتی سے عبرت حاصل کرتا ہوں تو اس کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ اس کا ترک کرنا واجب ہے اور حرام چیزوں کے استعمال سے نصیحت وموعظت حاصل کرنا حرام کاری سے بدتر ہے اور وہ شخص خدا کی راہ میں حرامخوری اور حرام کاری کرنا چاہتا ہے اس کے سوا کچھ نہیں ہے ایسے لوگ اپنی خواہش اور ہوئی (آرزو) کے مطابق چلتے ہیں، یہ قابلِ قبول اور قابلِ توجہ نہیں ہے۔ (ان قَالَ قَائِلٌ اَسْمَعُهَا عَلٰی مَعَانٍ اُسْلِمَ فِیْهَا عِنْدَ اللّٰهِ تعالیٰ کذبناہ لان الشَّرْعَ لَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ ذَالِكَ وَلَوْ جَائِزٌ لِاَحَدٍ جَازَ لِلْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَام ولوکان ذا للا عذار لا جزنا سماع القیان لمن یدعی انہ لایطربہ وشرب المسکر لمن ادعی انہ لایسکر فلو قال عاقی انی منی شربت الخمر کففت عن الحرام لم یھج لہ ولو قال عاقی اذا شھرت الامرد والاجنبیات وخلوت بھم اعتبرت فی حسنھم لم یجوزلہ ذالک واجیب ان الاعتبار بغیر المحرمات اکثر من ذالک وانما ھذہ طریقۃ من اراد الحرام بطریق اللہ عزوجل، فیرکب ھواہ فلانسلم لاصحابھا ولانلتفت الیھم (غنیۃ الطالبین ص ۲۵)

خلاصہ یہ کہ حج کی فلم بنانا اور بذریعہ سینما دیکھنا اور دکھلانا اس میں کسی بھی طرح کی اعانت کرنا، نیز اسے بڑھانا ترقی دینا جائز نہیں ہے ممنوع ہے، فرمان خداوندی ہے۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ (ترجمہ) اور گناہ وظلم کے کام میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک (شرعی احکام کی خلاف ورزی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سخت سزا کرنے والا ہے۔

(سورۂ مائدہ)

حج فلم میں جو فوائد بتلائے جاتے ہیں انھیں حاصل کرنے کے لئے دوسرے طریقے کم نہیں ہیں؟

فقط

(واللہ اعلم بالصواب) فتوٰی رحیمیہ از صـ ۹۵ تا صـ ۹۸ جلد اوّل

پردہ کا حکم

غیر محرم مرد کے سامنے کھلے چہرے کے ساتھ عورت کو آنیکی اجازت نہیں ہے کسی ضرورت سے گھر سے باہر جانا ہو تو اس طرح باہر نکلنا چاہئے کہ چہرہ نظر نہ آئے۔ قرآن پاک میں ہے، یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ، اپنے اوپر اپنی چادروں سے گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ (سورۂ احزاب)

اس آیت میں خاص چہرے کو چھپانے کا حکم ہے کیونکہ گھونگھٹ ڈالنے کا مقصد چہرہ کو چھپانا ہے۔ اب یہ گھونگھٹ سے چھپایا جائے یا برقعہ کے نقاب سے کسی اور طریقہ سے یہ حکم کسی ضرورت اور مجبوری سے باہر جانے کے لئے ہے۔ صرف تفریح یا بغیر مجبوری کے بازار میں جانے کے لئے نہیں ہے۔ باہر کے کام کو پورا کرنا یا کرانا مردوں کا فرض ہے ہاں اگر کوئی مرد نہ ہو تو مجبوراً اس کی بھی اجازت ہے مگر پردے سے۔ آج کی بے حیائی عورتیں جس طرح بن ٹھن کر اپنا حسن اور بناؤ سنگار دکھانے کے لئے باہر آزادی سے گھومتی پھرتی ہیں، قدیم جاہلیت میں بھی اسی طرح گھوما کرتی تھیں، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی، (ترجمہ) اور اپنے گھروں میں جمی رہو قدیم جاہلیت کے طریقہ پر اپنے کو دکھاتی مت پھرو۔ (سورۂ احزاب)

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمان عورتیں اپنے چہرہ پر نقاب ڈالنے لگیں اور کھلے چہرہ کے ساتھ پھرنے کا رواج بند ہوگیا اور بے ضرورت گھر سے باہر نکلنا ہی موقوف ہوگیا۔ (عورتوں کی نماز صـ ۲۹ و ۳۱)

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ (عورت کو) غیر محرم کے سامنے آنا قطعاً حرام ہے (امداد الفتاوی صـ ۱۲۲ ج ۲)

غیر محرم وہ شخص ہے جس سے کسی بھی وقت نکاح کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ اور محرم وہ ہے جس سے کسی بھی وقت نکاح جائز نہ ہو، حضرتِ اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔ بے پردگی بڑھتی جا رہی ہے اس منکر کے اصلاح کی بڑی شدید ضرورت ہے، کیوں کہ صاحب! آپ لوگ جب ایک پاؤ گوشت خریدتے ہیں تو اس کو چھپا کر

کیوں لے جاتے ہیں تاکہ چیل نہ اڑا لے جائے اور سّو روپیہ کے نوٹ کو اندر کی جیب میں سینے کے ساتھ کیوں رکھتے ہیں تاکہ جیب کترا نہ لے جائے۔ اور روٹی کو ڈھک کر کیوں رکھتے ہیں تاکہ ...... چوہا نہ لے جائے، اور عورت میں خود اڑنے کی صلاحیت ہے یا نہیں آپ لوگ خود فیصلہ کیجئے جو عقلائے زمانہ بنے ہوئے ہیں، کیا عورت کی قیمت آپ کے نزدیک ایک پاؤ گوشت، ایک سّو کے نوٹ اور ایک روٹی سے بھی کمتر ہے کہ ان سب کو پردہ میں رکھیں اور عورت کو بے پردہ کردیں اور جب کہ ان چیزوں میں جو اڑنے کی صلاحیت نہیں اور عورت جو خود بھی نفسیاتی طور پر متاثر ہو کر بھاگ سکتی ہے اس کے لئے پردہ کی ضرورت نہیں، ڈوب مرنے کی بات ہے اور کس قدر بے غیرتی کا مقام ہے۔ اس پر ناز ہے کہ ہم ترقی یافتہ ہیں اور عقلائے زمانہ ہیں، آیتِ مبارکہ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ، حضراتِ صحابہؓ کو یہ حکم ہو رہا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی ازواج مطہرات سے کچھ بات کرنا ہو، پوچھنا ہو تو پردے میں سے پوچھو، یہ تو ان پاکیزہ نفوس کے لئے حکم ہے تو ہمارا کیا حال ہے جو ہم اس حکم سے اپنے کو مستغنی سمجھتے ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے لعن الناظر والمنظور الیھا، عورتوں کو قصد وارادہ سے دیکھنے والا ملعون ہے اور وہ عورت جو بے پردہ ہو کر دکھا رہی ہے ملعونہ ہے لعنت کا مفہوم شریعت میں خدائے تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے اور بے پردہ عورت سے جتنے لوگ بدنگاہی میں مبتلا ہوں گے ان سب کو بھی گناہ تو الگ ہوگا ہی مگر اس عورت کے سر پر سب کے گناہوں کا مجموعہ لادا جائے گا۔ اور اس کے شوہر یا ماں باپ کو بھی جنھوں نے اسے پردہ میں رکھنے کی کوشش نہیں کی ان پر بھی سب کے گناہوں کا مجموعی طور پر وبال ہوگا۔ (مجالس الابرار ص ۳۲)

حضرت اقدس مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری فرماتے ہیں:۔ عورتیں تو کم سمجھ ہوتی ہی ہیں مردوں نے بھی یورپ کے طور طریق دیکھ کر اپنی عقلوں پر پردہ ڈال لیا اور اپنی بہو بیٹیوں کو بے پردگی کی دہکتی آگ میں جھونکنے پر راضی ہو گئے۔

حضرت اکبر الہ آبادیؒ نے خوب فرمایا ہے

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا وہ پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

(بیس سبق ص۶۶) پردے کے مسائل بہشتی زیور حصہ ۱۱ اور بیس سبق ص۳ پردے کی حقیقت پر مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو توفیق دیں کہ قرآن وحدیث کے احکام کے مطابق اپنے ستر اور پردہ کا اہتمام رکھیں اور موجودہ دور کی بے حیائی اور بے پردگی سے بچیں۔ اور عمل کرکے دوسروں کے لئے مشعلِ راہ بنے۔ آمین

زلزلہ کے وجوہات شرعی نقطۂ نظر سے

سوال :۔ (۱۰۵۳) زلزلہ ہونے کی کیا وجہ ہے، شرعی رو سے واضح فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب :۔ خداپاک نے زمین میں رگیں بنائی ہیں اور وہ فرشتوں کے ہاتھ میں دے دی ہیں، جہاں کہیں گناہوں کا بار بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ وہاں فوری عذاب نازل کرنا چاہتا ہے تو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے۔ فرشتہ رگ (یعنی اس جگہ کے لگام) کو کھینچتا ہے زمین لرزتی ہے۔ زلزلہ آجاتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصوب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں زلزلہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہؓ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "تمہارا رب تم سے توبہ چاہتا ہے" بہرحال احادیث سے معلوم ہوا کہ گناہوں کی کثرت زلزلہ کا سبب ہوتا ہے، اور توبہ ذریعۂ نجات! نعوذ باللہ ونتوب الیہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں زلزلہ آیا تو آپؓ نے لوگوں کو خطاب کرکے فرمایا، کوئی خاص گناہ ہے جس کا ارتکاب ہو رہا ہے لوگو! توبہ کرو میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو میں یہاں نہیں رہوں گا۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زلزلہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا" کہ زنا، شراب رقص و سرور (گانا، ناچنا، بجانا) لوگوں کا مذاق بن جائے تو غیرتِ حق کو بھی جوش آتا ہے، اگر معمولی تنبیہ پر توبہ کرلیں تو فبہا، ورنہ عمارتیں منہدم اور عالی شان تعمیرات خاک کے تودے کر دیئے جاتے ہیں۔

پوچھا گیا کہ کیا زلزلہ عذاب ہے؟ فرمایا مومن کے حق میں رحمت اور کافر کے لئے عذاب (معاذ اللہ)

حضرتِ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے بحیثیت خلیفہ ہونے کے ایک فرمان نامہ لکھ کر ملکوں میں روانہ کیا کہ یہ زلزلہ ایک ایسی چیز ہے کہ خدا پاک اس سے اپنے بندوں پر اپنا عتاب ظاہر فرما کر ان سے توبہ کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ اس وقت صدق دل سے توبہ کرنی چاہئے، بدکاری چھوڑ دینی چاہئے اور کثرت سے صدقہ، خیرات کرنی چاہئے، اور مکروہ وقت نہ ہو تو نوافل میں مشغول ہونا چاہئے۔ حضرتِ آدم علیہ السلام کی دعا، رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا، وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ اور حضرت یونس علیہ السلام کی دعا، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وغیرہ ادعیہ پڑھنی چاہئیں۔

زیادہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو! اخبار زلزلہ، مصنف حضرت تھانوی ؒ

(واللہ اعلم بالصواب)

(فتاوی رحیمیہ، مفتی عبد الرحیم لاجپوری ص ۲۰۷ و ص ۲۰۸ ج ۲)

حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ

ترجمہ: نواب صدیق حسن خانؒ شاہجہانی بھوپال ۱۲۹۱ھ ص ۲۴۱ و ص ۲۴۲

۲۰۸ھ میں مغرب اقصیٰ (مراکش وغیرہ) میں تیرہ دیہاتی آبادیاں زلزلہ کا شکار ہوئیں، شعبان ۲۳۴ھ میں غرناطہ میں زلزلہ آیا جس سے مکانات اور بستیاں تہس نہس

ہوگئیں اور بعض قلعے منہدم ہوگئے ان سب واقعات کا تذکرہ، ابناء العمر (حافظ ابن حجر) میں موجود ہے۔

مطیع باللہ کے دور خلافت میں ۳۴۶ھ میں "رلے" اور اس کے نواح میں بڑا ہولناک تباہ کن زلزلہ آیا، ایک سو پچاس بستیاں دھنس گئیں، اس زلزلہ کے اثرات حلوان تک پہنچے وہاں کے اکثر باشندے بھی زمین میں دھنس گئے اور زمین سے مردوں کی ہڈیاں باہر آگئیں اور دھنسی ہوئی جگہ سے پانی ابلنے لگا "طالقان" پورا کا پورا شہر زمین میں دھنس گیا، کُل تیس آدمی زندہ بچے "رلے" میں ایک پہاڑ کے ٹکڑے ہوکر آسمان و زمین کے درمیان آبادی سمیت معلق ہوگیا، اور بعد میں دوپہر کے وقت پورا گاؤں زمین میں دھنس گیا، اور زمین میں بڑے بڑے غار بن گئے اور اس میں سے بدبودار، پانی اور بے حد دھواں نکلا۔ یہ واقعہ سیوطیؒ نے ابن الجوزی سے نقل کیا ہے۔

۵۹۷ھ میں بصرہ کے علاقہ کا ایک گاؤں زمین میں دھنس گیا، ۵۳۳ھ میں بحیرہ کا پورا شہر دھنس گیا، اور اس کی جگہ اندر سے سیاہ رنگ کا پانی نکل آیا۔

صاحب "اشاعت" نے اس بیان کے بعد لکھا ہے کہ اس کے بعد ہمارے زمانے میں عجم کے ملکوں میں سے آذربائیجان کے علاقہ کے دیہات میں سخت بھونچال آیا تھا اور یہ حادثات انہیں بستیوں میں منحصر نہیں (یعنی اس کے علاوہ بھی ایسے بہت سے واقعات مختلف علاقوں، ملکوں اور بستیوں میں پیش آئے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اپنی حفاظت و پناہ میں رکھے۔

اور آثار قیامت میں سے زلزلوں کی زیادتی، قتل کی کثرت اور زمین دھنس جانے کے واقعات کا بڑھ جانا ہے۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک کہ علم اٹھا نہ لیا جائے اور زلزلوں کی کثرت نہ ہوجائے اور وقت میں بے برکتی نہ پیدا ہوجائے، بے شمار فتنے ظاہر نہ ہوں اور قتل و خونریزی کے واقعات کی کثرت نہ ہو۔ (بخاری و ابن ماجہ)

اور ابن عساکر نے عروہ بن رویم الانصاری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

روایت نقل کی ہے کہ میری امت میں زلزلے آئیں گے۔ جن میں دس بیس، تیس ہزار تک لوگ ہلاک ہوں گے۔ اس زلزلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ شعار لوگوں کے لئے سبق، مومنین کے لئے مغفرت اور کافروں کے لئے عذاب بنایا ہے۔

متوکل کے دور خلافت میں ۲۳۲ھ میں دمشق میں بڑا ہولناک زلزلہ آیا، جس کے صدمہ سے بے شمار مکانات گر گئے اور ان کے نیچے آکر بے شمار لوگ مر گئے، اس زلزلہ کا اثر انطاکیہ تک پہنچا اور اسے برباد و مسمار کر ڈالا، اور جزیرہ و پاٹ تک اس کے اثرات پہنچے ان سب کو جلا دیا اور موصل بھی اس سے متاثر ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ پچاس ہزار لوگ فنا کے گھاٹ اتر گئے۔ تیونس اور اس کے آس پاس اور رلے خراسان، نیشاپور، طبرستان اور اصفہان میں بھی بڑا ہولناک زلزلہ آیا۔ جہاں پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور زمین جگہ جگہ سے اس طرح پھٹ گئی کہ اس میں قد آدم کے برابر گڈھے ہو گئے۔ ان دونوں زلزلوں کے درمیان کل دس سال کا فاصلہ ہے کیونکہ یہ زلزلہ ۲۴۲ھ میں پیش آیا۔ اسی طرح ۲۴۵ھ میں زلزلے عام ہو گئے تھے اور شہر، قلعہ اور پل اس کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے، انطاکیہ میں ایک پہاڑ دریا کے اندر گر پڑا۔

اور معتضد کے دور خلافت ۲۸۰ھ میں دلیل میں اس قدر ہولناک زلزلہ آیا کہ پورا شہر ملبہ کا ڈھیر بن گیا۔ جو لوگ ملبہ کے نیچے سے نکالے گئے ان کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار تک پہنچتی ہے۔ ۳۴۶ھ "ملہ" میں بہت سخت زلزلہ آیا جس سے شہر تباہ ہو گیا، یہاں تک کہ کنوؤں کے اندر سے پانی ابل کر باہر نکل آیا۔ اس کے صدمہ سے پچیس ہزار افراد لقمۂ اجل بن گئے، اور دریا اپنی جگہ سے ہٹ کر تقریباً سولہ میل دور چلا گیا۔ لوگ دریا کی زمین پر آکر کچھ لوگ سامان تلاش کرنے لگے تو اچانک دریا کا پانی واپس لوٹ آیا اور ان سب کو ہلاک کر ڈالا۔

۴۳۴ھ میں تباہ کن زلزلہ آیا، جس کے شہر بغداد میں دس شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اس کے صدمہ سے حلوان کا پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ۵۹۷ھ میں مصر و شام اور جزیرہ میں ایک زبردست زلزلہ آیا۔ جس نے بہت سی آبادیوں کو ویران کر ڈالا۔

بہت سے قلعے اپنی جگہ سے اکھڑ گئے۔ ۵۵۲ھ میں شام، حلب، شیراز، انطاکیہ اور طرابلس زبردست زلزلوں کے شکار ہوئے بے شمار افراد اس میں ہلاک ہوئے۔ شہر حماۃ میں ایک استاذ مکتب سے باہر آیا۔ جب واپس جاکر دیکھا تو مکتب کی عمارت بچوں پر گرگئی تھی، اور سب بچے مرگئے تھے اور کوئی فرد بشر ان بچوں کی خبرگیری کے لئے بھی نہیں آیا۔ اس لئے کہ ان کے والدین بھی اسی حادثہ میں ختم ہوچکے تھے۔ شیراز میں بھی لوگ اسی طرح ہلاک ہوئے جہاں سوائے ایک عورت اور ایک ملازم کے کوئی شخص زندہ وسلامت نہیں بچا۔ حران کا ایک قلعہ پھٹ گیا۔ اس پھٹی ہوئی جگہ میں سے مکانات، عمارتیں اور تابوت نکلے۔ ان گھروں کے اندر ایک بت نظر آیا جو پانی میں پڑا تھا، اور خراب ہوگیا تھا۔ صیدا، بیروت، طرابلس، عکہ اور صوار کے افراد اور ترکوں کے تمام قلعے برباد اور ان کے رہنے والے ہلاک ہوگئے، دریا میں قبرص تک شگاف پڑگیا۔ طوفان نے تمام سواریوں اور کشتیوں کو ساحل پر پھینک دیا۔ اس کے اثرات مشرق اوسط تک پہنچے۔ بے حد و بے حساب لوگ موت کے گھاٹ اتر گئے۔

صاحب "مرأۃ الزماں" نے لکھا ہے کہ اس سال ایک لاکھ ایک ہزار لوگ ہلاک ہوئے۔ ۶۶۲ھ میں مصر کے اندر بہت زبردست زلزلہ آیا۔ ۶۳۳ھ میں بحیرہ کے علاقہ میں دس فرلانگ کی مسافت تک ایک زبردست زلزلہ آیا، بیشمار مخلوق ہلاک ہوگئی، ۶۶۲ھ میں آذربائیجان میں اتنا بڑا اور ہولناک زلزلہ آیا کہ ایک دنیا اس کے نتیجہ میں فنا کے گھاٹ اتر گئی۔ ۲۳ ذی الحجہ ۹۱۴ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۵۰۹ء میں قسطنطنیہ (استنبول)، میں ایسا طویل المدت زلزلہ آیا کہ ایک ہزار ستر مکانات، ایک سو نو مسجدیں اور بادشاہوں کے محل کا ایک حصہ گر پڑا اس کے اثرات ۴۵ دن تک محسوس کئے گئے۔ ۱۰۶۳ھ میں استنبول میں ایک اور زلزلہ آیا جس کا اثر ۴۰ دن تک باقی رہا اور بکثرت جانی و مالی نقصان ہوا، ۱۰۷۷ھ میں شہر روم اور اس کے مضافات میں متواتر زلزلے آئے۔ جس کے صدمہ سے بعض شہر تو بالکل ویران ہوگئے۔ بعض پہاڑ پھٹ گئے۔ اس کے بعد طاعون کی وبا پھیلی اور اس قدر برف باری ہوئی

کہ جانور چرند پرند سب ہلاک ہو گئے۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ

یہ وہ بعض زلزلے اور بھونچال ہیں جن کا کتب تاریخ میں ذکر ملتا ہے۔ اور چھوٹے موٹے زلزلے شمار سے زائد ہیں اور روئے زمین پر ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔

حال میں مصر اور سندھ کے نواح کے زلزلوں کی خبریں اخبارات میں چھپیں اور سنی گئیں۔ بقیدِ سن و تاریخ ان کا تذکرہ طوالت کا باعث ہے۔

۱۲۱۷ھ میں شہر بدخشاں میں مسلسل تین روز تک شام کے وقت مشرق کی جانب سے ایک سرخی نمودار ہوئی۔ اور صبح تک باقی رہ کر نظر سے غائب ہو گئی۔ ۱۲۹۰ھ میں شہر بھوپال میں آگ کے گولے مغرب سے مشرق اڑتے رہے ان سے ایک آواز نکل رہی تھی یہ تقریباً سات کوس تک ایک حال میں رہے پھر غائب ہو گئے۔ یہاں جو کچھ لکھ دیا گیا عبرت اور سبق حاصل کرنے کے لئے وہ بھی بہت ہے۔

(ترجمہ حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص۲۴۶ و ص۲۴۸)

پردہ غیب سے ایک مردِ حق کا ظہور۔ ایک عجیب و غریب واقعہ۔

ذیل کے عجیب واقعہ کتاب، حیاۃ الحیوان الکبریٰ مصری جلد اول ص۵ سے ماخوذ ہے۔ یہ واقعہ حضرت عمر فاروق رضؓ کے دور خلافت میں ظہور پذیر ہوا تھا جبکہ ایک عیسوی بزرگ نے نامور صحابی حضرت نضلہ انصاری کے روبرو پردہ غیب سے ظاہر ہو کر پیروانِ اسلام کو کچھ نصیحتیں کی تھیں۔ ذیل کے مضمون کا انداز تحریر اگرچہ زیادہ شگفتہ نہیں ہے لیکن پھر بھی اس میں مسلمانوں کے لئے ایک عبرت کا پیغام ہے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں مشہور صحابی اور فوج کے سپہ سالار اعظم حضرت سعد ابنِ ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس تحریر فرمایا، جبکہ وہ ملک شام کے مشہور شہر قادسیہ میں فوج کو لے کر ٹھہرے ہوئے تھے کہ وہ حضرت نضلہ انصاری رضی اللہ عنہ کو ملک عراق کے شہر حلوان میں بھیجیں تاکہ اس علاقہ پر وہ حملہ کریں۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت نضلہ انصاریؓ کو تین سو سواروں کے ساتھ وہاں پر بھیج دیا اور انھوں نے وہاں پر پہنچ کر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت قبضہ میں آیا اور فتح

کے بعد جب یہ حضرات آنے لگے تو عصر کا وقت آخر ہو رہا تھا، حضرت نضلہ انصاری رضؓ سب قیدیوں کو اور مالِ غنیمت کو ایک پہاڑ کے دامن میں رکھ کر اذان دینے لگے۔

جب انھوں نے کہا، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر۔ تو پہاڑ سے اس کے جواب میں آواز آئی کہ اے نضلہ تو نے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی بڑائی بیان کی، پھر جب کہا۔ اشهد ان لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو اس کا جواب آیا کہ نضلہ یہ وہ کلمہ ہے جو جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ اور پھر جب کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ تو اس کے جواب میں آواز آئی، اسم مبارک ہے جس کی بشارت ہم کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی اور انہی کی امت کے وقت میں قیامت قائم ہوگی، پھر جب کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ تو اس کے جواب میں آواز آئی خوشخبری ہو اس کے لئے جو کوشش کرے نماز کے لئے اور اس پر قائم رہے، پھر جب کہا، حَیَّ عَلَی الفَلَاح حَیَّ عَلَی الفَلَاح، تو اس کے جواب میں کہا، بے شک فلاح پا گیا وہ شخص جس نے اللہ کے اس پکارنے والے کی آواز سن کر اس پر عمل کیا، یعنی نماز ادا کی اور اس پر قائم رہا، پھر جب کہا، اَللّٰہُ اَکبر، اللّٰہ اکبر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، تو اس کے جواب میں آواز آئی کہ نضلہ یہ سارا کلمہ اخلاص کا ہے یعنی انسان کو جہنم سے دور کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملانے والا ہے، حرام کر دیں گے اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی برکت سے تیرے بدن کو جہنم پر۔ اذان سے فارغ ہونے کے بعد حضرت نضلہ انصاری رضؓ پہاڑ کے جس مقام سے آواز آرہی تھی وہاں جاکر کھڑے ہو گئے اور بآوازِ بلند کہا کہ آپ کون ہیں؟ کیا کوئی فرشتہ ہیں یا جنات میں سے ہیں۔ یا اللہ کے ان بندوں میں سے ہیں جو زمین کا چکر لگاتے رہتے ہیں، جس طرح آپ نے ہم کو اپنی آواز سنائی ہے ہم کو اپنی ذات کو بھی دکھلا دیجئے ہم سب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور امتی اور حضرت عمر رضؓ کے خادم ہیں۔ قدرتِ الٰہی سے یکایک پہاڑ شق ہو گیا اور اس میں سے نمودار ہوئے۔ ایک بزرگ جن کے سر اور ڈاڑھی کے بال برف کی طرح بالکل سفید

(۱) وہ شخص جس کو وصیت کی گئی ہو۔ وصیت پر عمل کرنے والا

اور ان کے کاندھے پر اون کی چادریں پڑی ہوئی تھیں، انھوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ان لوگوں نے جواب دیا، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور کہا کہ آپ اپنا نام بتائیے تو انھوں نے کہا، میں زریب ابن بر ثملا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا وصی ہوں (۱) مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرایا گیا ہے۔ اور میری عمر کے لمبی ہونے کی دعا فرمائی گئی ہے۔ اپنے آسمان سے اترنے کے وقت تک یعنی قرب قیامت تک رہے گی، پھر انھوں نے کہا حضرت عمرؓ کو میری طرف سے آپ لوگ سلام کہہ دیجئے اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ اے عمرؓ ہر کام اخلاص سے کرو اور اسی پر جمے رہو اور اپنی سرحدوں کی حفاظت رکھو، پس قیامت قریب آگئی ہے اور ان باتوں کی بھی خبر کر دو جو میں آپ لوگوں کو بتلا رہا ہوں۔ جب یہ باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پھیل جائیں گی اس وقت تنہائی اختیار کرو، وہ باتیں یہ ہیں۔ جبکہ مردوں کو مردوں سے اور عورتوں کو عورتوں سے کوئی محبت اور لگاؤ باقی نہ رہے اور لوگ اپنی نسبت ان چیزوں کی طرف کریں جو ان میں نہیں پائی جائیں یعنی اپنی بڑائی ہانکیں اور لوگ اپنے کو فخر کی غرض سے غیر باپ کی طرف نسبت کرنے لگیں اور ان کا بڑا چھوٹے پر رحم نہ کرے اور چھوٹا بڑے کی توقیر و ادب نہ کرے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر چھوٹ جائے اور ان کا عالم علم دین سیکھے دنیا حاصل کرنے کے لئے، اور بارش کم ہونے لگے، اور اولاد باعث وبال ہو جائے اور مسجدوں کے مینار اونچے اونچے بنانے لگیں، اور قرآن شریف کو چاندی سونے کی حروف سے لکھیں، اور مزین کریں اور خواہش نفس کی پیروی ہونے لگیں، اور دین کو دنیا کے بدلے میں بیچنے لگیں، اور آپس میں محبت کے تعلقات کٹ جائیں اور احکام خداوندی غیر ضروری ہو جائیں اور مسجدوں کو خوبصورت بنانے اور سنوارنے لگیں مگر عبادت سے گریز کریں اور رشوت و بددیانتی کا غلبہ ہو جائے اور اونچی پختہ عمارتیں بنانے پر لوگ فخر کرنے لگیں اور سود بے تکلف کھانے لگیں، اور مالدار کو اس کے مال کی وجہ سے عزت ہو (اگرچہ وہ فاسق ہو)، اور غریب کی غربت کی وجہ سے ذلت ہو (اگرچہ وہ نیک ہو) اور نکلے جب ایک بڑا شخص اپنے گھر سے

تو اس سے اچھا اور نیک آدمی اس کو دیکھ کر سلام کرے (اس فتنہ کے خوف سے) کہ اگر ہم سلام نہ کریں گے تو کسی جھگڑے میں نہ پھانس دیئے جائیں، اور عورتیں گھوڑوں پر سوار ہونے لگیں، یہ نصیحتیں اور پیشن گوئی کرنے کے بعد وہ بزرگ نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے اور پہاڑ اسی طرح مل گیا جس طرح کے وہ شق ہونے سے پہلے تھا۔

(حیاۃ الحیوان الکبریٰ مصری جلد اوّل صفحہ ۵)

یہ واقعہ اگرچہ بڑا ہی عجیب وغریب ہے لیکن ایک پرانی اور مستند مصری کتاب میں موجود ہے جس پر غور کرنے سے نہ صرف عبرت حاصل ہوتی ہے، بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے ذریعہ اس زمانے کے بارے میں پیشن گوئی کی گئی ہے جس زمانہ میں ہم زندگی گذار رہے ہیں یہ بات بھی یاد رہے کہ بالکل اسی قسم کی پیشن گوئیاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہیں جو آج بھی حدیث کی کتابوں میں جوں کا توں موجود ہیں۔

دورِ حاضر کے بعض شدید فتنے اور گناہِ کبیرہ

جن کو ترک کیئے بغیر دوزخ سے نجات نہ ہوگی

منجملہ ارشادات عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب خلیفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

- سفلی عمل کرنا اور کرانا
- غیر مشروعہ تعویز گنڈے کرنا
- غیر شرعی کاموں کے لئے منت ماننا
- ماں باپ کی نافرمانی کرنا
- مردوں کا ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہننا
- نامحرم مردوں اور عورتوں کا بے محابا ملنا جلنا
- لغو تفریحات میں وقت ضائع کرنا
- ریڈیو، ٹیلی ویژن میں فواحشات و شہوانی اور حیا سوز مضامین اور راگ رنگنی کا نشر ہونا اور ان کا دیکھنا وسننا
- سینما دیکھنا وجوا کھیلنا
- عورتوں کا بے پردہ ہونا برہنہ سر رہنا
- گلا بازو اور پیٹ کھلا رہنا باریک لباس پہننا
- شوہر کی امانت میں خیانت کرنا
- دفاتر میں نامحرموں کے ساتھ کام کرنا
- بے پردہ بازاروں میں جانا
- نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کا کالج میں

- مخلوط تعلیم حاصل کرنا۔
- رشوت لینا و دینا
- سود لینا و دینا
- غیبت کرنا یا سننا
- تصاویر کا رکھنا اور دیواروں پر لگانا
- شوقیہ کتا پالنا
- تقاریب شادی وغیرہ میں نمائش و زیبائش کے لیئے روپیہ صرف کرنا جو اسراف و تبذیر ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

آپ کو کیا کرنا چاہیئے

اپنے عقائد قرآن و سنت کے مطابق رکھیئے، اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو اس کی اصلاح کی طرف جلد از جلد متوجہ ہو جائیے۔

عبادت میں جس قدر پابندی ہو سکے اس پر فوراً عمل شروع کیجیئے اور جو غفلت ہو جائے اس کی تلافی کی جلد از جلد فکر کیجیئے، تاخیر ہو جائے یا تلافی نہ ہو سکے تو توبہ استغفار بھی کیجیئے۔ خصوصاً نماز کی جس قدر پابندی فی الحال کر سکتے ہوں اس پر آج ہی سے عمل شروع کر دیجئے۔

معاملات میں دین کی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنائیے، سود، رشوت، دھوکہ، جھوٹ اور خیانت سے بچنے کی پوری کوشش کیجئے، ہمیشہ یہ سوچتے رہیئے کہ حقوق العباد میں سے اگر کوئی حق میرے ذمہ رہ گیا ہے تو قیامت میں اس وقت تک نجات نہ ہوگی جب تک حق دار معاف نہ کر دے گا۔

معاشرت یعنی رہن سہن، طور طریق ایسا ہو کہ انسان پیکرِ اخلاق ہو جائے۔ ہر انسان سے اخلاقی سلوک کیجیئے، خواہ اس سے کوئی تعلق نہ ہو، حتیٰ کہ خواہ مسلمان بھی نہ ہو، مسلمانوں کے اخلاق نے ہی سارے عالم میں اسلام کو پھیلایا ہے۔ والدین کی خدمت اور اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھیں، گندے، فحش اور عریاں لٹریچر کو اپنے گھروں میں ہرگز نہ آنے دیں، اولاد کو ناول، افسانے سینما اور ٹیلی ویژن کی عادت سے بچائیں، اہلِ خانہ کو نماز کی تاکید کرتے رہیں نہ پڑھنے پر کبھی کبھی سختی یا نرمی سے

باز پرس بھی کرتے رہیں۔

ہمارے دین کا ایک سبق سیاست و حکمرانی بھی ہے۔ اسلام نے اس عنوان پر بھی ہماری عملی رہنمائی فرمائی ہے۔ ہر شخص ہی حکمران ہے کوئی پورے ملک کا ہے، کوئی صوبہ کا ہے، کوئی شہر کا ہے تو کوئی صرف اپنے گھر ہی کا ہے۔ ہر انسان اپنی اپنی حکمرانی میں ذمہ دار ہے، ہمیں دوسرے کی حکمرانی چھیننے کی فکر کے بجائے اپنی موجودہ حکمرانی کے حقوق کی ادائیگی کی فکر ہونی چاہئے، کفار کے مکروفریب کو سمجھنا، نہ کسی کو، دھوکہ دینا، نہ کسی سے دھوکہ کھانا، اپنے محکومین پر ظلم نہ کرنا، جس کا کام متعلق ہو اس کو جلد از جلد دیانتداری سے ادا کرنا ہی ایک سچے مسلمان کا شیوہ ہے۔

ظاہر کی اصلاح و درستی کے ساتھ باطن کی فکر کرنا بھی دین کی روح ہے۔ اس فکر کو طریقت کہتے ہیں، تمام عبادات، خصوصاً نماز میں خشوع و خضوع پیدا کیجئے۔ ریا حسد، تکبر اور شہوت کا تقاضہ پیدا ہو تو اس کو دور کرنے کی کوشش کیجئے خدا کا خوف ہر وقت سامنے رکھئے، موت کو کثرت سے یاد کیجئے۔ اس سے دین پر عمل کرنا اور گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

انسانی کمالات کیا ہیں اور وہ کس طرح حاصل ہوتے ہیں

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے کنز العمال کی روایت سے نقل فرمایا کہ ایک مرتبہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں ایک شخص (سائل)، نے حاضر ہو کر چند اہم اور ضروری باتوں کے متعلق سوالات کئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا کے بعد جوابات ارشاد فرمایا ان سوالات و جوابات کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

سائل :- اے اللہ کے نبی! میری خواہش ہے کہ بڑا عالم بن جاؤں۔

آنحضرت :- تو اللہ سے ڈرتا رہ، بس بڑا عالم بن جائے گا۔ یعنی اللہ کا خوف اور اس کے حکموں پر عمل علم و حکمت کے خزانے خود ہی فراہم کر دیں گے۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ دولت مند بن جاؤں۔

آنحضرتؐ :۔ تو قناعت اختیار کر، مالدار ہو جائے گا۔

سائل :۔ میری خواہش ہے کہ سب سے بہتر شخص ہو جاؤں۔

آنحضرتؐ :۔ سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

سائل :۔ میں سب سے عادل شخص بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ اگر تو سب کے لئے وہی کرے گا۔۔۔۔ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے تو سب سے زیادہ منصف اور عادل شخص بن جائے گا۔

سائل :۔ میں اللہ کے دربار میں مقرب بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ ذکر الٰہی میں مصروف رہ تو تیری خواہش پوری ہو جائے گی۔

سائل :۔ میں محسنوں اور نیکوکاروں میں سے ہونا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ اللہ کی اس طرح عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو (اس طرح کہ جیسے) وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔

آنحضرتؐ :۔ اپنے اخلاق درست کر لے، تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

سائل :۔ میں اطاعت گذاروں میں سے بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ اپنے فرائض ادا کرتا رہ، مطیع افراد میں تیرا شمار ہو گا۔

سائل :۔ میں اللہ کے سامنے اس حال میں حاضر ہوں کہ تمام گناہوں سے پاک ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ تو جنابت سے غسل کیا کر اس برکت سے روز جزا گناہوں سے پاک اٹھے گا

سائل :۔ میری خواہش ہے کہ حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔

آنحضرتؐ :۔ تو کسی پر ظلم نہ کر، قیامت کے دن نور میں اٹھے گا۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے۔

آنحضرتؐ :۔ تو اپنی جان اور خلق خدا پر رحم کر، اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ کم ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ تو استغفار کیا کر، تیرے گناہ کم ہو جائیں گے۔

سائل :۔ میں بزرگ بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ مصیبت میں لوگوں سے اللہ کی شکایت نہ کر، بزرگ ہو جائے گا۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں وسعت ہو۔

آنحضرتؐ : تو ہمیشہ باطہارت رہ، تیرے رزق میں برکت ہوگی۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ اور رسولؐ کا دوست بن جاؤں۔

آنحضرتؐ : جو چیزیں اللہ اور رسولؐ کو پسند ہیں، ان کو پسند کر اور جن سے اللہ اور رسولؐ کو نفرت ہے، ان سے نفرت کر۔

سائل :۔ میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں

آنحضرتؐ :۔ کسی پر بے جا غصہ نہ کر اللہ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

سائل :۔ میں اللہ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔

آنحضرتؐ :۔ تو حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے۔

آنحضرتؐ :۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر، اللہ تجھ کو رسوا نہ کرے گا۔

سائل :۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے عیب چھپالے۔

آنحضرتؐ :۔ تو اپنے بھائیوں کے عیب چھپا، اللہ تیرے عیب کی پردہ پوشی کرے گا۔

سائل :۔ میری غلطیاں کیسے معاف ہوں گی؟

آنحضرتؐ :۔ خوف خدا سے رونے، خدا سے عاجزی کرنے اور بیماریوں سے۔

سائل :۔ کون سی نیکی اللہ کے نزدیک افضل ہے؟

آنحضرتؐ :۔ اچھے اخلاق، انکساری، مصیبتوں پر صبر اور اللہ کے فیصلوں پر خوشی کا اظہار۔

سائل :۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

آنحضرتؐ :۔ بدترین اخلاق اور کنجوسی ہے۔

سائل :- کون سا عمل اللہ کے غضب کو روکتا ہے ؟

آنحضرتؐ :- پوشیدہ طور سے صدقہ دینا اور قرابت داروں کا حق ادا کرنا اور ان سے سلوک واحسان سے پیش آنا۔

سائل :- جہنم کی آگ کو کون سی چیز بجھائے گی ؟

آنحضرتؐ :- نماز، اور روزہ

(کنز العمال و جامع صغیر)

ارشاد :- از حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی مدظلہ العالی۔

(۱) ہر عقل و بالغ مسلمان روزآنہ پانچوں وقت نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں۔ (۲) ہر مسلمان خصوصًا نوجوان تمام مسلمانوں کو پانچوں وقت نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے لئے تلقین کریں اور اس کام کے لئے منظم تدابیر اختیار کریں (۳) کوئی مسجد اذان اور نماز باجماعت سے خالی نہ رہے، بلکہ نمازیوں سے بھری رہے، (۴) ہر مسلمان اسلامی احکام پر پوری طرح عمل کرے اور برائیوں سے بچے۔ (۵) خصوصًا ڈاڑھی جو کہ اسلام کا شعار ہے، اس کو فورًا اختیار کیا جائے اس طرح ہر شخص اپنے مسلمان ہونے کا اظہار و اعلان کرے۔

تدابیر نماز باجماعت کے لئے

ایک وقت متعین کر کے محلہ میں لوگوں کے پاس جانا، مقصد کی اہمیت بتلانا، خوشامد کرنا، ہاتھ پاؤں جوڑنا اور پنجوقتہ نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے لئے ہر مسلمان کو تیار کرنا، روزانہ آدھا گھنٹہ اس کام پر صرف کرنا، جماعت میں لوگوں پر نظر رکھنا، جو لوگ نہ آئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے ان کے گھروں پر جانا، خیریت و احوال پوچھنا، نرمی اور خوشامد سے انھیں نماز باجماعت کے لئے تیار کرنا وغیرہ۔

غیر آباد مساجد کو آباد کرنیکی تدابیر

غیر آباد مساجد کے لئے امام و مؤذن کا نظم کرنا، اس کام کے لئے مالی

فراہمی کرنا۔ اگر اس محلہ میں مسلمان نہ ہوں تو پنجوقتہ نمازوں کے لئے دوسرے محلے کے کچھ افراد کو متعین کرنا، خود بھی ایسی مساجد میں نمازِ جماعت میں شرکت کے لئے کوشش کرنا وغیرہ۔

اسعد غفرلہ

۲۰؍ نومبر ۱۹۹۰ء

جب کوئی رنج وغم پیش آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ ہماری ہی خطاء و قصور اور گناہوں کا وبال ہے اس لئے فوراً توبہ و استغفار میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ فضولیات ترک کر کے اپنے اللہ کو منانے اور راضی کرنے میں لگ جانا چاہئے۔ تمام قلوب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں، مگر ہمارے بھائیوں کی حالت یہ ہے کہ مصائب کی شکایات تو ہر وقت کا مشغلہ ہے، لیکن اس نکتہ اور راز میں بہت کم غور کرتے ہیں، اس لئے مشورہ تبلیغ اور خیر خواہی کے طور پر موجودہ وقت میں کام کرنے کا جو کام ہے اس کے متعلق مختصر سا مضمون لکھ کر اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے گناہوں کے چھوڑنے کا پختہ عزم اور تہیہ کر لیں کہ آئندہ محتاط اور پاکیزہ زندگی گذاریں گے اور تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے بچیں گے۔ یاد کریں اگر کسی کی حق تلفی یا ہماری ذات سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اس کا فوری تدارک کریں، کسی مومن کی طرف سے دل میں کھوٹ یا کینہ ہو تو جلد اپنا معاملہ معاف کر کے اس کو دور کریں، سب سے پہلے گناہوں کے چھوڑنے کا پختہ عزم کریں اور قلب کو متوجہ کر کے اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار اور دعا کریں۔ دو رکعت صلوٰۃ توبہ پڑھیں اور روزانہ ۳۶۰ مرتبہ یاحي یاقیوم، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہ مع اوّل وآخر درود شریف ۳،۳ بار کا ورد رکھیں اور ہر نماز کے بعد تین تین مرتبہ مندرجہ ذیل دعائیں پڑھیں۔ مستورات بھی نمازوں کے بعد یہ دعا ضرور پڑھیں۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ بعد نماز پنجگانہ تین بار۔

(معارف مثنوی ص ۱۳۶)

اسلام وایمان کی حفاظت اور حسن خاتمہ کی تدابیر

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ اگر ایمان پر خاتمہ چاہتے ہو تو ہمیشہ نعمت ایمان پر خدا کا شکر کرتے رہو کیونکہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۚ الآیہ اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو بڑھاؤں گا، اسے زیادہ کروں گا۔ سبحان اللہ یہ نہیں فرمایا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا أَسْلُبَنَّكُمْ یا لَا أَنْقُصَنَّكُمْ کہ اگر شکر کرو گے تو میں نعمت سلب نہ کرونگا یا کم نہ کروں گا بلکہ لَأَزِيدَنَّكُمْ فرمایا جس میں نعمت کی فراوانی کا وعدہ ہے۔ وعدہ وافرام سے نقصان کی نفی ہوگی اور نفی نقصان سے سلب کی نفی بدرجۂ اولیٰ ہوگی کیا۔ بلاغت ہے کہ ایک لفظ ایسا فرمادیا جس سے نقصان وسلب دونوں کی نفی بھی ہوگئی اور ترقی کا وعدہ بھی ہوگیا۔ کوئی کلام ایسا بلیغ ہے جس کے ایک لفظ سے اتنے معانی حاصل ہوتے ہوں۔ اگر خدا فہم دے تو قرآن کا لفظ لفظ، اعجاز سے بھرا ہوا ہے۔ جب شکر پر وعدہ زیادت ہے تو جو شخص نعمتِ ایمان پر شکر ادا کرتا رہے گا اس کا ایمان کبھی زائل یا کم نہ ہوگا بلکہ دن بدن بڑھتا رہے گا۔ پس یہ ورد دستور العمل بنانے کے قابل ہے اگر ایمان دنیا سے سلامت لے جانا چاہتے ہو تو حصول دولتِ ایمان پر شکر کی ادائیگی بھی نہ بھولو۔ اللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ عَلَىٰ مَا أَوْلَيْتَنِي مِنْ نِعْمَةِ الْإِسْلَامِ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ عَلَىٰ مَا أَكْرَمْتَنِي بِنِعْمَةِ الْإِيمَانِ۔ اللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ۔ آمین (۱۲۔ جامع)، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میری امت غافل ہے۔ یہ از خود ایمان واسلام پر شکر بہت کم ادا کرے گی اس لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض دعائیں ہم کو ایسی تعلیم فرمائیں جن میں اسلام کا شکر بھی ادا ہو جاتا ہے۔ مثلاً کھانے کے بعد کی یہ دعا، الحمد للہ الذی أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ خدا کا شکر ہے جس نے مجھکو کھلایا اور پلایا اور مجھے مسلمانوں میں داخل

فرمایا۔ کھانے کے بارے میں اسلام پر شکر کی تعمیل فرمانے میں ایک نکتہ ہے وہ یہ کہ اس میں اشارہ بتلایا گیا ہے کہ تم ایسے نہیں ہو جو مستقلاً حصول دولتِ اسلام پر شکر ادا کرو اس لئے بچوں کی طرح روٹیوں کے بعد شکر کرنا اسلام کی تعلیم فرمائی کہ تم اور کسی وقت شکر نہ کرو تو روٹیاں کھانے کے بعد تو اسلام کا شکر ادا کر دیا کرو کیونکہ اس وقت ایک ظاہری نعمت تمہارے سامنے ہوتی ہے اس کا شکر تو طبعًا ادا کرو گے ہی۔ اس کے ساتھ ساتھ نعمتِ اسلام کا شکر بھی کر لو جس سے یہ سب کھانا پینا بھی نعمت بن جائے۔ اسلام ہی کی بدولت آخرت میں بھی تم کو یہ نعمتیں نصیب ہوں گی اگر نعمتِ اسلام نہ ہوتی تو کھانا پینا سب وبالِ جان ہوتا اور اس کی لذت چند روزہ ہوتی ہے۔ پس روٹیوں کے ساتھ شکر کرنا اسلام کی تعلیم بتلایا گیا ہے جیسے بچوں کو بتاشہ میں دوا دیتے ہیں۔ افسوس ہم ایسے غافل ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بچوں کی طرح بہلا پھسلا کر شکر اسلام کی تعلیم فرما رہے ہیں اور اسی طرح اپنے کھانے کے بارے میں کھانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور مفید دعا بھی تعلیم فرمائی ہے کہ جب کسی دوسرے کے گھر کھانا کھاؤ تو یوں کہو اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (یعنی دعوت کرنے والے کو دعا دو کہ اے اللہ جس طرح اس نے ہم کو کھلایا پلایا ہے آپ بھی اس کو ہمیشہ کھلاتے پلاتے رہیں۔ جنت کے طعام و شراب سے بہرہ ور فرما دیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ تعلیم ہے مگر یہاں یہ عادت ہے کہ کھلانے والے کو دعا تو کیا دیتے اور اس کا شکریہ تو کیا ادا کرتے، الٹا کھانے میں عیب نکالتے ہیں۔ خصوصاً رسوم کے کھانوں میں اکثر یہی ہوتا ہے۔ ایک رئیس شخص نے اپنی لڑکی کی شادی میں بہت بڑی بارات بلائی تھی اور دعوت کا سامان بہت عمدہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ چلتے ہوئے ہر باراتی کو ایک ایک اشرفی بھی دی تھی۔ یہ سب کچھ کر کے اس کو خیال ہوا کہ آج بارات والے میری خوب تعریف کرتے جائیں گے۔ وہ اپنی تعریف سننے کے لئے اس راستہ میں چھپ کر بیٹھ گیا جہاں سے بارات گزر رہی تھی، مگر وہاں بالکل سناٹا تھا۔ کسی نے بھی تو رئیس صاحب (سیٹھ) کی دریا دلی کی تحسین و داد نہ دی۔

آخر بہت دیر کے بعد ایک گاڑی میں سے آواز آئی کہ کوئی شخص دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ بھائی رئیس صاحب نے بڑی حوصلہ مندی سے دعوت کی۔ اچھے اچھے کھانے کھلائے اور چلتے ہوئے ایک ایک اشرفی بھی عنایت فرمائی۔ دوسرا کیا کہتا ہے کہ میاں کیا کہا۔ سسرے کے یہاں اشرفیوں کے کوٹھے بھرے پڑے ہیں۔ دو دو بانٹ دیتا تو اس میں کیا کمی آجاتی۔ لیجئے ایک ایک اشرفی بانٹ کر تو سسرے کا خطاب ملا۔ زیادہ بانٹتا تو نہ معلوم کس خطاب سے نوازے جاتے۔

طلبِ جاہ حماقت ہے

اسی لئے محققین نے کہا ہے کہ اس شخص سے زیادہ کوئی احمق نہیں جو طالب جاہ ہو کیونکہ یہ کمال محض وہمی انتزاعی ہے اور انتزاعی بھی ایسا جو اس شخص کے ساتھ خود قائم نہیں بلکہ دوسرے کے خیال کے ساتھ قائم ہے۔ کیونکہ جاہ نام ہے دوسروں کی نظروں میں معزز ہونے کا جس کا مدار محض دوسرے کے خیال پر ہے جو کہ اپنے وجود میں خود اس دوسرے کے تابع ہے وہ جب چاہے بدل دے تو ساری جاہ خاک میں مل جاتی ہے۔ مگر طالبِ جاہ خوش ہے کہ آہا لوگ مجھے اچھا کہتے ہیں۔ جیسے چوہا خوش ہوتا ہے کہ بنئے کی دوکان میں میرے واسطے غلہ آیا ہے جی ہاں ذرا منہ تو ڈالو۔ ابھی چوہے دان آتا ہے جس سے ساری خوشی کرکری ہو جائیگی اسی طرح دوسرے شخص کا اپنا خیال بدل دینا یہ جاہ کے لئے ایک قسم کا چوہے دان ہے ایک نقص تو جاہ میں یہ ہے کہ وہ سراسر دوسرے کے تابع ہے وہ ایسا کمال نہیں جو اپنے قبضہ کا ہو دوسرا نقص یہ ہے کہ اس سے نفع جو حاصل ہوتا ہے وہ محض وہمی ہے یعنی بڑائی اور عزت۔ کیونکہ عزت اور بڑائی سے نہ گھر میں روپیہ آتا ہے نہ جائداد بڑھتی ہے محض دل خوش کر لو ورنہ جاہ سے تو اچکن میں ایک بٹن بھی نہیں لگتا اور جو لوگ جاہ سے نفع مالی حاصل کرتے ہیں جیسے بعض لوگ بڑا بن کر غریبوں سے بیگار لیتے ہیں یا جاہ و بیجا فرمائش کرتے رہتے ہیں ان کی جاہ بہت جلد زائل ہو جاتا ہے۔ غرض اس سے بدون خیالی نفع کے اور کچھ فائدہ نہیں۔ ایک رئیس نے دیوبند میں

بڑی دھوم دھام کی کی تھی جس میں بڑا روپیہ صرف ہوا تھا۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ نے دعوت کے بعد ان رئیس صاحب کو اس فراخ حوصلگی کی داد اس طرح دی کہ شیخ صاحب آپ نے بڑے حوصلہ کا کام کیا مگر افسوس یہ ہے کہ اتنا روپیہ خرچ کر کے آپ نے ایسی چیز خریدی جو بازار میں پھوٹی کوڑی کو بھی نہیں بک سکتی یعنی نام اور اگر بدنامی ہو گئی ہو تو وہ خیالی جاہ بھی جاتی رہی۔ پس جاہ کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی منی ہار پوٹلا باندھے ہوئے چوڑیوں کو لے جا رہا تھا، ایک گنوار نے لاٹھی کا کھودا مار کر پوچھا کہ میاں اس میں کیا ہے دگاؤں والوں کی عادت ہے کہ وہ لاٹھی مار کر پوچھا کرتے ہیں) اس منی ہار نے جواب دیا کہ اس میں ایسی چیز ہے کہ ایک کھودا اور مار دو تو کچھ بھی نہیں۔ اسی طرح جاہ ایسی چیز ہے کہ ذرا سی ٹھیس میں جاتی رہتی اس لئے جو لوگ نام کے واسطے روپیہ برباد کرتے ہیں، وہ بڑی غلطی کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر غلطی کھانے والوں کی ہے کہ وہ دوسرے کا مال کھا کر شکر نہیں ادا کرتے نہ اسے دعا دیتے ہیں۔ ہاں آج کل مُردوں کو فاتحہ میں دعا دی جاتی ہے۔ وہاں بھی کھلانے والے کو کوئی دعا نہیں دیتا۔ حالانکہ پہلے کھلانے والے کو دعا دینی چاہئے اگر وہ نہ کھلاتا تو مُردوں کو ثواب کیسے پہنچتا۔ بلکہ کھانے والوں کو بھی دعا دینی چاہئے اور ان کا مشکور ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ نہ کھاویں تب بھی مردوں کو ثواب نہیں پہنچ سکتا۔ میرٹھ میں ایک لطیفہ ہوا۔ کسی جگہ مردوں کی فاتحہ دی جارہی تھی اور ایک لمبی فہرست پڑھی جارہی تھی جس میں نمبروار مردوں کے نام درج تھے جب فہرست کے ختم ہونے میں دیر لگی تو ایک صاحب بولے کہ میاں اس میں ہمارا نام بھی تو لکھا ہوتا کیونکہ خدا کی قسم اگر ہم نہ کھاویں تو ان میں سے ایک کو بھی تو ثواب نہ ملے گا اس پر سب لوگ ہنس پڑے اور فہرست مختصر کی گئی۔ ان رسوم میں ایک ایسی بات ضرور موجود ہوتی ہے جو ان کے لغو باطل ہونے پر خود دلالت کرتی ہے چنانچہ کھانے میں پہلے مردوں کا نام ترتیب وار لیا جانا یہ محض لغو اور حرکت ہے۔ آخر یہ نام کیسے سنائے جارہے ہیں۔ اگر کھانے والوں کو سنائے جاتے ہیں کہ تم ان لوگوں کی نیت کر کے کھانا تو ظاہر ہے کہ کھانے والے جب ہاتھ دھو کر بیٹھتے ہیں ان کو سوا کھانے کے اور کچھ یاد نہیں رہتا اور

نہ اتنی لمبی فہرست یاد رہ سکتی ہے اور اگر خدا کو سنانا ہے تو لغو بالکل ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو ہر شخص کی نیت کا حال معلوم ہے اس کو سنانے کی کیا ضرورت ہے مگر پھر بھی بعض لوگ اپنی اغراض کے لئے فاتحہ وغیرہ کو دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب کہنے لگے کہ مولوی خواہ مخواہ فاتحہ کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ سورہ فاتحہ خاص طور پر اسی واسطے اُتری ہے۔ چنانچہ اس کا نام ہی فاتحہ ہے۔ سبحان اللہ کیا پاکیزہ دلیل ہے۔ پھر یہ لوگ علماء سے بحث کر کے دقائق علمیہ کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اور جب نہیں سمجھتے تو علماء پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ ہم کو سمجھا نہیں سکتے غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کھانے کے بھی سب آداب بتلائے ہیں جن میں ضمناً اسلام نے بھی شکر کی تعلیم فرمائی آپ سمجھے کہ

شکر کے معنی اور اسکی قسمیں

شکر کے معنی ہیں قدر دانی کے اسی واسطے خدا تعالیٰ کا نام مشکور ہے کہ وہ اعمال کی قدر کرتے ہیں۔ قدر کی دو صورتیں ہیں اگر یہ شخص حاجت مند ہے تو اس کی قدر تو یہ ہے کہ اس سے منفعت حاصل کرے اور منعم کا احسان مند رہے اور اگر حاجت مند نہیں ہے تو اس کی قدر یہ ہے کہ اس فعل کی جزا و صلہ عطا کرے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کو مشکور اسی معنی کے اعتبار سے کہتے ہیں ان کی قدر دانی یہی ہے کہ وہ بندوں کے اعمال کا صلہ دیتے ہیں اور بندہ کی قدر دانی یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے وہ منافع حاصل کرے جن کے لئے وہ موضوع ہیں۔ مثلاً روٹی کی قدر یہ ہے کہ اُسے کھاؤ، پانی کی قدر یہ ہے کہ اس سے ٹھنڈک حاصل کرو اگر کوئی شخص برف کو پانی میں گھول کر معمولی بوتل کے اندر رکھ دے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے برف کی قدر نہیں کی یعنی جس منفعت کے لئے وہ موضوع تھا اس سے وہ نفع حاصل نہ کیا اس لئے ناقدری کی۔

نعمتِ اسلام پر شکر کی تفصیل

اسی طرح اسلام کا شکر یہ ہے کہ اس کی قدر کرو۔ اور قدر یہ ہے کہ اس کی برکات و منافع حاصل کرو۔ اب سنو کہ اسلام کے منافع کیا ہیں وہ سمجھنا چاہئے کہ اسلام

کے دو درجے ہیں۔ ایک درجہ تلفظ و اقرار شہادتین کا ہے کہ خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرے، یہ تو ادنیٰ درجہ ہے اور ادنیٰ کے معنیٰ یہ ہیں کہ ایسا ضروری ہے کہ اس کے بغیر نجات ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ برکت تو ادنیٰ درجہ سے حاصل ہو جاتی ہے کہ اس کی بدولت کبھی نہ کسی وقت جہنم سے چھٹکارا ہو ہی جائیگا ودایک درجہ اس سے اعلیٰ ہے کہ شہادتین کا اقرار کر کے فرائض و واجبات اسلامیہ کی پابندی بھی کی جائے اس سے نجاتِ کامل ہوتی ہے کہ بدون عذاب کے جنت میں جانا نصیب ہوتا ہے اور بڑے بڑے درجات ملتے ہیں تو معلوم ہوا کہ نجات کامل کے لئے تکمیل اسلام کی ضرورت ہے اور ظاہر ہے کہ ہر شخص نجات کامل ہی کا متوقع ہوتا ہے۔ مقدمات میں ہر شخص کو یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح بدون سزا و جرمانہ کے رہائی ہو جائے اس کا متوقع کوئی نہیں ہوتا کہ بس رہائی ہو جائے خواہ سزا ہی کے بعد سہی اس طرح ہر مطلوبہ شے میں انسان کو درجۂ کمال ہی مطلوب ہوتا ہے تو اسلام میں بھی درجۂ کمال مطلوب ہونا چاہئے۔ دیکھئے مکان دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہے جس میں گوندنے کی دیواریں ہیں نیچی چھت ہے نہ ہوا کا آرام، نہ دھوپ کا نہ بیت الخلاء، نہ باورچی خانہ سب ایک ہی جگہ آس پاس ہیں۔ اور ایک وہ مکان ہے جس کا صحن وسیع ہے، ہوا کا بھی آرام ہے اور دھوپ کا بھی۔ دیواریں بھی مضبوط ہیں، چھت بھی اونچی ہے، غسل خانہ بھی ہے۔ ہوا کے لئے روشندان اور کھڑکیاں بھی ہیں۔ تمام ضروریات اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ پھر اس میں زینت و آرائش بھی ہر قسم کی ہے۔ خود فیصلہ کر لیجئے کہ مطلوب کون سا مکان ہوگا۔ اسی طرح کپڑا ایک تو وہ ہے جو بدنما صورت ہونے کے ساتھ اتنا کم ہے جس کو کفن کی طرح لپیٹ لیا جاوے۔ یعنی (بدن ڈھانکنے کے لئے قاصر ہے) ایک وہ کپڑا ہے جس سے بدن بخوبی چھپ سکتا ہے۔ خوشنما، خوبصورت ہے، عمدہ سلا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو ایسا ہی کپڑا مطلوب ہوگا، نہ پہلا۔ تو دنیوی امور میں ہر شخص درجۂ کمال کا طالب ہے۔ درجۂ نقصان پر کوئی اکتفا نہیں کرتا بلکہ کمال کی کوشش کرتا ہے۔ مگر دینی کاموں میں ہماری یہ حالت ہے کہ درجۂ نقصان پر راضی ہیں۔ حصول کمال کی کوشش

نہیں کرتے۔ چنانچہ بہت سے لوگ اسلام میں درجۂ ادنیٰ یعنی تلفظ شہادتین پر اکتفا کئے ہوئے ہیں اور نماز وغیرہ کی پرواہ نہیں کرتے اس میں علاوہ اس خرابی کے، کہ ان کا اسلام ناقص ہے اور فرائض ترک کرنے سے عذاب ہونے کا اندیشہ ہے۔

ناقص مسلمان گمراہ ہوسکتے ہیں

بڑی خرابی یہ ہے کہ ایسے مسلمانوں پر دشمنوں کے دندان اور تیز ہوتے ہیں۔ تجربہ یہ ہے کہ مخالف کو اس مسلمان کے بہکانے کی جرأت ہوتی ہے جس کا اسلام ناقص ہے۔ کافر اسی مسلمان کو اپنے پھندے میں لانے کی کوشش کرتا ہے جس کا اسلام کامل نہیں بلکہ برائے نام ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جن لوگوں کا اسلام کامل ہے ان پر میرے اغوار کا اثر نہیں ہوسکتا۔ ہاں جو لوگ نام کے مسلمان ہیں کہ سوائے اپنے کو مسلمان کہنے کے اور کوئی بات اسلام کی ان کے اندر موجود نہیں۔ وہ جلد ہمارے بہکانے میں آسکتے ہیں اس لئے وہ ایسے لوگوں پر اپنے دانت تیز کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کل جو فتنۂ ارتداد چل رہا ہے اس کے شکار ایسے ہی مسلمان ہو رہے ہیں۔ جن کو نہ کلمۂ توحید یاد ہے نہ نماز روزہ کے پابند ہیں، نہ صورت و وضع مسلمانوں کی سی ہے، نہ معاشرت مسلمانوں جیسی ہے صورت سے کوئی شخص ان کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ مگر چونکہ وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور ان کے آبا و اجداد بھی مسلمان تھے اس لئے شرعاً وہ مسلمان ہیں اور ان کے اسلام کی حفاظت ہمارے ذمہ ضروری ہے۔ بہر حال تکمیل اسلام کی ضرورت عذاب سے بچنے کے لئے تو ہے ہی مخالفوں کے پھندوں سے بچنے کے لئے بھی اس کی ضرورت ہے۔ اگر دفعتہً پوری تکمیل نہ ہو سکے تو چند باتوں کی ضرورت تو بہت سخت ہے۔

اسلام کی حفاظت کا آسان طریقہ اور آیت کی تفسیر لطیف

ایک یہ کہ سب مسلمان نماز کی پابندی شروع کر دیں۔ تجربہ ہے کہ نمازی کو کوئی شخص بہکانے کی جرأت نہیں کر سکتا جس مسلمان کو کفار نماز کا پابند دیکھتے ہیں اس سے بالکل مایوس ہو جاتے ہیں کہ یہ کبھی ہمارے بہکانے میں نہیں آسکتا۔ کیوں کہ وہ اس کو پکا

مسلمان سمجھتے ہیں۔ پس خدا کے لئے تم نماز کی پابندی تو ابھی سے شروع کردو۔ یہ اسلام کا بڑا پہرہ دار ہے واقعی اِنَّ الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کی تفسیر ابھی سمجھ میں آئی۔ مشہور تفسیر تو یہ ہے کہ نماز مسلمانوں کو برے کاموں سے روکتی ہے۔ اس سے ظاہر میں یہ اشکال پڑتا ہے کہ ہم تو بہت نمازیوں کو برے کام کرتے دیکھتے ہیں، اور اس کا جواب دیا گیا ہے کہ نماز سے برے کام کم ضرور ہو جاتے ہیں اگر اس شخص کی نماز کامل ہے۔ خشوع وخضوع وجملہ آداب کے ساتھ ہے تب تو یہ شخص بالکل بُرے کاموں سے محفوظ ہو جائے گا اور اگر اس کی نماز ناقص ہے تو جیسی نماز ہے اسی کے مناسب بُرے کام چھوٹ جائیں گے۔ غرض جس درجہ کی نماز ہوگی اس درجہ کی نہی عن الفحشاء ہوگی۔ تجربہ کر لیا جاوے کہ دو جماعتوں کا امتحان کر کے دیکھو ایک وہ جو بالکل بے نمازی ہے، دوسرے وہ جو نمازی ہے دگو ان کی نماز کسی درجہ کی ہو، یقیناً نمازی جماعت کے اندر بُرے کام کم ہوں گے اور بے نمازیوں میں ان کی نسبت سے زیادہ ہوں گے تو مشہور تفسیر پر اشکال واقع ہوتا تھا۔ جس کا جواب دینے کی ضرورت ہوئی مگر جو تفسیر اس وقت القاء ہوئی ہے اس پر کوئی اشکال نہیں پڑتا۔ وہ یہ کہ اہل فحشاء ومنکر کو نمازی کے پاس آنے اور اس کے بہکانے سے روک دیتی ہے۔ اس کی تائید ایک حدیث سے ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اذان سے شیطان گوز مارتا ہوا بہت دور بھاگ جاتا ہے اور اس کا اقرار کفار کو بھی ہے چنانچہ مندر کے پاس اذان دینے سے وہ لوگ روکتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اذان کی آواز سے ہمارے دیوتا بھاگ جاتے ہیں۔ غرض جب کفار کے دیوتا اذان سے بھاگ جاتے ہیں تو جس گاؤں میں اذان ہوگی وہاں کفار بھی نہ آسکیں گے اور اگر آویں گے بھی تو ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ پس یہ تفسیر اس آیت کی بہت عمدہ لطیف ہے اور واقعی اس پر کوئی بھی اشکال نہیں۔ چنانچہ اس وقت جو لوگ بھی دشمنوں کے بہکانے سے مرتد ہیں یہ وہی ہیں جن کو نماز سے کچھ علاقہ نہ تھا اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ فتنۂ ارتداد سے بچنے کے لئے خود بھی نماز کی پابندی شروع کریں اور دیہات میں بھی مسلمانوں کو

محسن الحمار

نمازی بنانے کی کوشش کریں۔ حفاظتِ اسلام کے لئے ایک تو یہ عمل ضروری۔

قرآن پاک کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عامل ہو کر اپنی اور اپنی اور اپنی اولا کی تربیت کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ علم قوم کی حیثیت سے زندہ رہ سکے گا۔ اپنے قوانین کی خوبیاں دنیا کے انسانوں کو بتلا سکے گا۔ اللہ ہمیں سمجھ دے اور صراط مستقیم پر گامزن فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کہتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جب میری امت میں چودہ خصلتیں پیدا ہوں تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی"
دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا:

(۱) جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنا لیا جائے۔
(۲) امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے۔
(۳) زکوٰۃ جرمانہ محسوس ہونے لگے۔
(۴) شوہر بیوی کا مطیع ہو جائے۔
(۵) بیٹا ماں کا نافرمان بن جائے۔
(۶) آدمی دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پر ظلم ڈھائے۔
(۷) مساجد میں شور مچایا جائے۔
(۸) قوم کا رذیل ترین آدمی اس کا سربراہ ہو جائے۔
(۹) آدمی کی عزت اس کی برائی کے ڈر سے ہونے لگے۔
(۱۰) نشہ آور اشیاء کھلم کھلا استعمال کی جائیں۔
(۱۱) مرد ابریشم پہنیں۔
(۱۲) آلاتِ موسیقی کو اختیار کیا جائے۔
(۱۳) رقص و سرود کی محفلیں سجائی جائیں۔
(۱۴) اس وقت کے لوگ اگلوں پر لعن طعن کرنے لگیں۔

تو لوگوں کو چاہیے کہ پھر وہ ہر وقت عذابِ الٰہی کے منتظر رہیں خواہ سرخ آندھی کی شکل میں آئے یا زلزلے کی شکل میں یا اصحاب سبت کی طرح صورتیں مسخ ہونے کی شکل میں۔ (ترمذی۔ باب علامات الساعۃ)

ساپنے

ں، آخر ہمارے

ر کے ساتھ اس کا

امر کی اس تبدیلی

کیا جا رہا ہے

ج

ند فر

ں اپنے

ں، آخر ہمارے

ر کے ساتھ اس کا

اہر کی اس تبدیلی

کیا جا رہا ہے

ج

ند فر